ترجمان الفرید

گروگرنتھ صاحب میں شامل حضرت بابا فریدؒ کے کلام کا

منظوم ترجمہ

مصنّف

خداداد مونس

راجستھان اردو اکادمی

جے۔۳۰ سبھاش مارگ۔ سی اسکیم۔ جے پور۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ترجمان الفرید

گروگرنتھ صاحب میں شامل حضرت بابا فریدؒ کے کلام کا

منظوم ترجمہ

مصنّف

خداداد مونس

ناشر:۔ راجستھان اردو اکادمی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سلسلۂ مطبوعات راجستھان اردو اکادمی ۴۱

نام کتاب ---------- ترجمان الفرید

نام مصنف ---------- خداداد مونسؔ

مطبع ---------- ثمر آفسیٹ پریس

خوشنویس ---------- خورشید احمد خاں

سن ---------- ۹۴-۱۹۹۳ء

تعداد ---------- ۵۰۰

قیمت ---------- ۲۰ روپے

عبد الحئی سیکریٹری راجستھان اردو اکادمی نے ثمر آفسیٹ پرنٹرس سے چھپوا کر دفتر اکادمی جے۔۳ سبھاش مارگ سی اسکیم جے پور سے شایع کیا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(الف)

ابتدائیہ

("ترجمان الفرید" مصنف :- خداداد مونس)

یہی ہے امتوں کے مرضِ کہن کا چارہ

انعام الحق
چیرمین
راجستھان اردو اکادمی
جے پور

ایک لاکھ چھیاسی ہزار پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ نے آدم و حوا سے نبیٔ آخرالزماں رسول سرورِ کائنات تک اس دنیا میں بھیجا۔ مختلف خطوں، ملکوں اور قوموں میں انھوں نے اس وقت کے انسان کی ضرورت اور ماحولیات کے مطابق انسان کو اللہ کے پیغامات دیے اور نیکی کی راہیں دکھائیں۔ الغرض جتنے پیغمبروں کا ذکر قرآنِ حکیم میں ہے (جن میں سے سوائے چند کے تمام ہی تاریخ کے پردوں میں گم ہو چکے ہیں) اس کا استدلالی نتیجہ یہی ہے کہ تقریباً اتنے ہی مذاہب اور عقائد دنیا کو ان پیغمبروں سے ملے ہوں گے۔

ان پیغمبروں کے پردہ کر لینے اور اس دارِ فانی سے رخصت ہو جانے پر اس خطے اور قوم کی اصلاح کی ذمہ داریاں مختلف النوع لوگوں نے مختلف طریقے سے سنبھالیں اور یہ دنیا کسی بھی دور میں ایسے نیک لوگوں، مصلحین اور اہل اللہ سے خالی نہیں رہی جنھوں نے اپنے پیغمبروں اور ان کی شریعت پر پابندی، اللہ کی قربت اور انسانی برادری کے اتحاد کے راستے نہ دکھائے ہوں۔

پرانوں اور ویدوں کے دور اور اس کے بعد بھی خصوصاً بدھ اور جین متوں کے وجود میں آنے کے بعد ان کے اثرات کے تحت بھگتی اور سنت واد پر زیادہ زور دیا گیا اور نروان کے فلسفے، بشر کی مکتی اور موکش کو مقصدِ حیات قرار دیا گیا۔

مسٹیسزم کا تصور عیسائیت میں بہت قدیم ہے اور دنیا اس کے فیوض سے مستفید بھی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہوئی لیکن عیسائیت کی مذہبی اصول پسندی اور چرچ آف روم کی UNCHALLENGEABLE مذہبی و سیاسی فوقیت اور اثرات کی وجہ سے اس کا اثر عیسائیوں پر دیرپا نہ رہا۔ بنیاد پرستی سے انحراف نے ایسے نئے مذہبی طبقات کو جنم دیا جو دنیاوی امور کے لیے زیادہ آزادانہ یا درمیانہ روی کے رجحانات کے باوجود عیسائیت کو منقسم کر دیں تاکہ چرچ آف روم کی فوقیت یا اس کا اثر کم ہو جائے۔

بعد از رسالت اصلاحِ بشر و سماج کی ذمہ داری خلافت اور امامت کے مختلف ادوار میں خلفاء اور ائمہ پر رہی۔ تاریخِ اسلام شاہد ہے کہ اصلاحِ بشر کا یہ سلسلہ ائمہ کے بعد بھی مسلسل قایم رہا کیونکہ ادوار کے استدلالی تقاضوں کے بموجب یہ ذمہ داری مکمل طور سے مجتہدین، اہل اللہ اور صوفیوں نے سنبھال لی۔ یہ لامتناہی سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ خاص طور سے جنوبی ایشیا، جنوب مشرقی ایشیا، وسط ایشیا اور افریقہ میں۔

ہم ہندوستانیوں کو یہ فخر حاصل ہے کہ ہمارے ملک میں تصوّف اور صوفیوں نے وہ تاریخی مقام حاصل کیا ہے جو قرونِ اولیٰ کے بعد کسی اور ملک میں صوفیوں نے حاصل نہیں کیا۔ تمام دنیا میں اسلام جہاد کے ذریعہ، اور بعد از فتوحات تبلیغ سے پھیلا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی کثیر آبادی مرہونِ منّت ہے صوفیوں کے جہاد بالنفس کے عملی DEMONSTRATION پر مبنی تبلیغ جس کی بنیاد تھی محبتِ انسانی، اخوّتِ باہمی اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں عملی شرکت۔

الغرض نبوت، خلافت اور امامت کے ادوار کے بعد سے اِصلاحِ بشر کا صوفی مشن آج تک جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا کیونکہ اب یہی وہ واحد راستہ ہے جس میں امتوں کے مرضِ کہن کا چارہ مضمر ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ زیادہ تر مذاہب انسانی اخوت و محبت کو عالمی سطح پر قائم رکھنے میں ناکام رہے، سیاسی فوقیت کے لیے مذاہب کے نام پر خون آشامی اپنی تمام تر برہنگی کی شکل میں نمودار ہو کر نقطۂ عروج پر پہنچتی رہی اور مذہبوں کے INTERSE اور INTRASE اختلافات بھی اپنے علاقوں اور LOCALES میں انسانی اور مذہبی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تفریقات کے باعث بنے رہے اور یہ ثابت ہو گیا کہ مذاہب کی اصول پسندی انسانی دلوں میں محبتوں کے سرچشموں کو خشک کرتی جا رہی ہے۔ ایسے ادوار میں اِن عظیم ہستیوں نے جن کو مسٹک، صوفی، سنت یا بھگت کہتے ہیں، اپنے اپنے مذاہب کے بانیوں، بالفاظِ دیگر انبیائے کرام اور پیامبرانِ مذاہب کے اصل اور ORIGINAL MOST پیغامات اور تعلیمات کو ایک ایسے زاویۂ نظر اور PATTERN میں پیش کیا جو ان مذاہب کی اصل روح تھی۔ بنیادی اصولوں کے تمام تر احترام کے ساتھ انسانی دلوں میں محبت کے سمندر موجزن کرنے کے ایسے راستے دکھائے جن سے انسان سے انسان کا، انسان سے کائنات کا اور انسان کا خالقِ کائنات سے رشتہ قائم ہو، استوار ہو، جاودان ہو، قریب تر ہو اور بنی آدم کا ANIMAL INSTINCT نفس کی لغزشیں اور شر انگیزیاں ختم ہوں۔ ذہنی کج ادائی، تفخر و انا ختم ہو۔ دنیا اور سماج میں رہتے ہوئے حصولِ دنیا کی تمنا کمزور رہے قربتِ خالقِ کائنات حیات کا بنیادی مقصد بنے اور انسان راضی برضا اور توکل باللہ رہے۔

الغرض ان مقاصد کے حصول کے لیے مسٹیسزم، تصوف اور بھگتی یا سنت واد وجود میں آئے۔ ان کے مقاصد واضح لیکن ان کے اصول بالکل OPEN ENDED اور غیر تحریری آئین کی طرح ہیں اور رہیں گے، کیونکہ اسی طریقۂ کار یا MODUS OPERANDI سے انسانی ذہن و دل کے بنیادی اور عمر کے ساتھ ساتھ جذب کردہ (ABSORBED) اور اپنائے ہوئے (ADOPTED) خیالات، احساسات اور جذبات (چاہے وہ ارادی (CONSCIOUS) ہوں، غیر ارادی (UNCONSCIOUS) ہوں یا مافی الضمیر (SUBCONSCIOUS) میں ہوں، اختیاری (ADVERTENT) ہوں یا بے اختیاری (INADVERTENT) ہوں، ان سب کے زیرِ سطح دھارے یعنی UNDER CURRENTS لاتعداد VARIABLES اور CONSTRAINTS کے شکارِ حیات کے ہر ہر لمحہ میں رہتے ہیں) کا احاطہ بنی نوعِ انسان اور دیگر ذی روح تخلیقاتِ کائنات کے لیے کرنا ممکن ہے۔ اسی لیے اللہ کی قربت کی منزلوں تک پہنچنے کے پہلے زینے کی حیثیت سے شریعت ہائے مذاہب کو تسلیم کرتے ہوئے ان کی پابندی کی تلقین کرتے ہوئے مسٹکس، صوفیائے کرام، بھگتوں اور سنتوں نے انسانی احساس و دل کے شاہین کو بقدرِ ظرف و لبساط اڑنے کے لیے اس زمین سے محیطِ بیکراں کے آسمانوں کی جانب چھوڑ دیا۔ یہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہے تصوف، یہ ہے بھگتی اور یہ ہے مسٹیسزم جو انسانی ذہن کے مقسومِ منتہیٰ (ULTIMATELY DESTINED) علوم کو اتنا عرفان و وجدان ودیعت کرتے ہیں کہ بالآخر صوفی، مسٹک اور بھگت تقریباً اُمّی ہو جاتا ہے، اس کے لبوں پر مہرِ خموشی ہوتی ہے اس کی آنکھیں زبان بن جاتی ہیں اور اس کے ہر نفس کی رسائی عرشِ بریں تک ہوتی ہے۔

اس کے وجدانی ذہن کا کارواں سالارِ دل ہوتا ہے جس کے احساس اور جذبے میں عشقِ الٰہی کے علاوہ کوئی جذبہ ہوتا ہی نہیں۔ اس کی یہ مکمل شخصیت اپنی خامشی میں باخبریٔ کائنات اور رازہائے درونِ کائنات رکھتی ہے حالانکہ یہ مکمل طور سے اپنی زندگی اور ماحولیات سے بے نیاز، غیر متعلق اور UNCONCERNED رہتی ہے۔

شریعت کی پابندی، تکمیلِ تنظیم و تزئینِ نفس اور عالمِ جذب کے بعد صوفی جب سالک کے روپ میں ہوتا ہے تب اس کی بے خبری و بے خودی دنیا کو تمام تر عالموں کے رازہائے سربستہ سے انتہائی محتاط انداز میں باخبر کرتی ہے۔ وہ اپنی رہنمائی میں اہلِ دنیا کو آخرت کے راستے پر گامزن کرتا ہے۔ گرچہ وہ پیغمبر نہیں ہوتا پیامبر ضرور ہوتا ہے کیونکہ وہ مقربِ پیغمبر ہوتا ہے، مقربِ خالقِ کائنات ہوتا ہے۔

اس کی نظر میں حیات و ممات رضائے الٰہی اور خوشنودیٔ رسول ؐ کے سوا کچھ نہیں رہ جاتی۔

به مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
گر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبیست

(اقبال)

وہ ذہن و دل کے محیط سے آزاد ہو کر اپنے وجود کو فنا فی اللہ کر کے حالانکہ

ع فلک کی بات بتادی زمیں کے محرم کو

کے عالم میں ہوتا ہے تاہم اس حقیقت کا اعتراف بصد انکسار کرتا ہی رہتا ہے کہ ؎

ذرّے ذرّے میں عیاں ہونے کے بعد
آج تک رازِ حقیقت راز ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اس بنیادی حقیقت کی پہچان و REALISATION کی وجہ سے یہ تشنۂ رازِ حقیقت اور متلاشئ نورِ ازل کس طرح منزل کی جانب مائل بہ سفر رہتا ہے اس کا اظہار خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے خوب فرمایا ہے۔

ع چوں معیں ذرہ صفت رفت پئے نورِ ازل

جب ان سنگ ہائے میل سے ایک صوفی، اہل اللہ، بھگت وسنت اور مسٹک گذرتا ہوا رواں دواں نورِ ازل کی منزل تک بڑھتا ہے تو

ہستیم رفت کنوں ہستی مطلق باقیست

ایں ہمہ ہجر بہ امید وصال دیدم

کے عالم سے گذرتا ہوا

ہمہ از امر اوست

ہمہ از اوست اور

ہمہ اوست

کی منازل سے گذرتا ہے تو یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اس کے دل کے وسعتوں میں نورِ ازل سمایا ہوتا ہے جس کو ارض وسما کا محیط بھی سما لینے کے لیے ناکافی ہوتا ہے۔ علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

ارض وسما کہاں تری وسعت کو پاسکے

میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے

ذہن ودل کی لامحدود وسعتوں اور قوتِ انجزاب بالفاظِ دیگر

WITH UNLIMITED SPREAD OF CATCHMENT OF MIND AND HEART AND POWER OF ABSORPTION AND ADSORPTION OF ULTIMATE.

کے بعد جو موسن، اہل اللہ، صوفی، سنت، بھگت اور مسٹک اس دنیا کے سامنے ہوتا ہے وہ ایک مصلحِ کُل کی حیثیت سے دنیا کو وہ سب کچھ دینا چاہتا ہے جو اس نے پایا اور حاصل کیا ہے۔ اس کے پیغام میں تاثر و تاثیر بدرجۂ اتم ہوتی ہے کیونکہ زندگی بھر کی کمائی دوسروں کو دے دینے کا احساس اس میں شدت سے ہوتا ہے۔ دنیادی کلفتوں سے چھٹکارا پانے، تنظیم وتزئینِ نفس، بالیدگیٔ روح

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

نفیٔ ذات اور اس عالم رنگ و بو کی ہر شے کو IRRELEVENT بنا کر صوفی روحانیت کی منزل پر پہنچنے میں جس کرب سے گذرا، وہ جانتا ہے کہ دوسرے بھی اسی کرب سے گذریں گے۔ اس راہِ خارزار کی آبلہ پائی ان کا مقدر ہوگی پھر بھی یہ منزل نارسا معلوم ہوگی اس APPRE HENSION کے باوجود صوفی ترکِ دنیا اس کی فانی خاصیت، جو کچھ نہیں دیتی، اور حیاتِ جاودان بعد از حیات کی باتیں اپنی گفتگو اور تحریروں میں بڑے موثر انداز میں کرتا ہے اور دنیا کو اس جانب لے جانے کی سعی بھی کرتا ہے۔

جب صوفی، مستک اور بھگت لوگوں کو راہِ حقیقت پر لے کر چلتے ہیں تو ان کی تعلیم اور تلقین میں صفائیٔ قلب اولین حیثیت کی حامل ہوتی ہے جس سے دنیا کا لالچ، اس کی حرص و طمع میں الجھے رہنے کا رجحان کم ہوتا ہے اس لیے بار بار وہ بے ثباتیٔ حیات، دنیا کی صحیح معنویت اور اس کی عارضی و مادّی نمو کا اپنے ارشادات و کلام میں ذکر کرتے ہیں۔ الوہیت کے علاوہ ہر فلسفہ سے انسان کو ماورا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ انسان اور انسانیت کے اشرف المخلوقاتی اور عالمگیر پہلوؤں کو روشن کر کے انا کی نفی، نفرتوں سے کنارہ کشی، محبت، اخوتِ باہمی اور خدمتِ خلق کی تلقین کرتے ہیں۔

صوفی اپنے زمانے کی سماجیات، اقتصادیات، ماحولیات اور لوگوں کی نفسیات سے مکمل مطابقت کے ساتھ، ہر تضاد اور CONFLICT سے بچ کر اپنے پیام کو UNIVERSALISE اور ہمہ گیر کرتا ہے تاکہ انسانی ذہن و دل اس کو بے اختیار قبول کرلیں بغیر کسی IF AND BUT کے۔

تاریخی اعتبار سے بھی ہندوستان میں تصوّف اور بھگتی اپنے اپنے دور اور حالات سے ہمکنار رہے۔ اس لیے ان کی اپیل اس ملک میں UNIVERSAL رہی۔

سلسلۂ چشتیہ کی تعلیم ہندو بھائیوں کی دلچسپیوں اور سماجی و ثقافتی پہلوؤں سے ہمکنار ہو کر دی گئی۔ اس لیے اس سلسلے کا پھیلاؤ تمام ہندوستان میں نقشبندی، قادری اور سہروردی وغیرہ سلسلوں سے ہمیشہ زیادہ رہا اور تبلیغ کی از خود کامیابی کا موجب بنا۔

خواجۂ خواجگان غریب نوازؒ کے دور سے آج تک ان کا تصرّفِ روحانی جاری و ساری

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہے۔ اس عظیم روحانی سلسلہ کی تیسری کڑی حضرت بابا فرید گنج شکرؒ تھے جن کو خواجہ قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کی خلافت کا شرف حاصل تھا۔ انھوں نے اپنے آقا حضرت قطب صاحبؒ اور ان کے آقا خواجہ بزرگؒ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے پنجاب کی دھرتی پر اپنے پنجابی کلام کے ذریعہ وہ سب تعلیماتِ روحانی بنی نوعِ انسان کو دیں جن کا ذکر خیر تصوّف اور بھگتی کے سلسلے میں، میں مندرجہ بالا سطور میں کرچکا ہوں۔ ان کا کلام ان کی حیات میں بھی اور آج بھی گردواروں اور خانقاہوں میں بڑی عقیدت سے پڑھا جاتا ہے اور لوگ بصد شوق سنتے ہیں۔

سکھ بھائیوں ہی کے لیے نہیں بلکہ ہر ہندوستانی کے لیے اور اس ملک کے تمام صوفیوں اور سنتوں کے لیے بابا گرونانک کی شخصیت ہر اس عظمت و احترام کی حامل ہے جو کسی بھی اہل اللہ و فنافی اللہ صوفی اور سنت کو منجانب اللہ ودیعت کی گئی ہو۔ بقول مونسؔ ؎

پرے ہے دہر کا آتش کدہ فہم و بصارت سے
میں جل کر راکھ ہو جاتا، بچا رب کی عنایت سے

رب کی عنایت بابا گرونانک پر اس طرح ہوئی کہ وہ تاریخ کے واحد عظیم انسان ہوئے جنھوں نے اسلام اور ہندو یت ان دونوں ہی عظیم روحانی پیغامات اور ان سے متعلق تصوّف اور سنت مت کا مطالعہ، مشاہدہ، تجربہ اور ان کا اپنی شخصیت میں انجذاب کیا اور دونوں ہی راستوں پر دور تک چلے۔ ان کے مختلف سنگ ہائے میل طے کیے اور اپنا خود کا ایک ایسا راستہ بنایا جو دونوں راستوں کا ایسا سنگم ہو جہاں یہ دونوں شاہراہیں مل جائیں۔ ایک دوسرے میں مدغم ہو جانے کے باوجود اس COMMON شاہراہ پر تصوّف اور بھگتی اپنی تمام تر تابناکیوں کے ساتھ نظر آئیں اور اس ملک میں تصوّف و بھگتی کا یہ سنگم ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی اتحاد و اتفاق اور INTEGRATION کا ایک باہمی پلیٹ فارم بنا رہے۔

تاریخ کی عظیم شخصیت بابا گرونانک نے ہندوستان کی تاریخ کے ماضی اور مستقبل کو کتنی صدیوں پیچھے اور آگے تک کیسی دیدۂ بینا سے دیکھا ہوگا کہ انھوں نے بیسویں، اکیسویں اور آگے کی کئی صدیوں کے ہندوستان کو اور دنیا کے اہم ترین مذاہب کو ہر دور میں قابلِ عمل

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سنگم کا تحفہ سکھ مت کی شکل میں عطا کر دیا۔ میں اُس قابلِ احترام سکھ مت کی بات کر رہا ہوں جو بابا گرو نانک اور بابا ارجن دیو جی کی تعلیمات اور ان کی مقدس کتاب "گرو گرنتھ صاحب" نے اس ملک اور اس دنیا کو دیا۔ بابا فرید گنج شکرؒ کے عظیم روحانی شعری پیامات سے بابا گرو نانک کے روحانی ارشادات بے انتہا متاثر تھے اس لیے ان کو بابا ارجن دیو جی نے گرو گرنتھ صاحب میں شامل کر کے اس سنگم کے راستے کو ہموار بنایا۔ اس مشن کی تکمیل دیگر مذاہب سے استفادے کے ساتھ بابا گرو ارجن دیو جی کے بعد کے گروؤں نے کی۔

اے کاش! سکھ فلسفۂ حیات و ممات ہندوستان کے مختلف خانقاہی اور مٹھ سلسلوں میں سے ایک اور منبعِ عرفان اور ایک عظیم سلسلۂ روحانی چشتیہ وغیرہ سلسلوں ہی کی طرح رہتا جو بابا گرو نانک کا اصل مقصدِ حیات تھا۔ ہندوستان کو اور انسانیت کو اس کی زیادہ ضرورت تھی۔ کیونکہ اسے ایک COMMON DENOMINATOR کی شکل میں بابا گرو نانک نے دنیا کو عطا کیا تھا لیکن تاریخ کے مدّ و جزر نے اس کو آخر کار ایک مذہب کی شکل دے دی۔ تاریخ جو صدیوں کے ماضی کو جذب کر لیتی ہے اس نے دوسرے مذاہب کی طرح سکھ مت کو بھی مذاہب کی فہرست میں شامل کر کے اپنا حصہ بنالیا۔ مذاہب کے اصول پسندی کے راستوں کو چھوڑ کر ہم ہندوستانیوں کو چاہیے کہ بابا گرو نانک اور حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کے پیغاماتِ روحانی کو تصوّف، بھگتی، بٹیسزم، سکھ مت، بدھ اور جین وغیرہ کے سنگم کی شکل میں دیکھیں اور اس سنگم کے روحانی COMMON DENOMINATOR پر ہندوستانی قومیت (NATIONALISM) کی تعمیر کریں اور مَن و تو کی نفرت آمیز تخریب اور تقسیم کاری کے رجحانات کے CHALLENGES کا تصوف و بھگتی کے زاویۂ نظر سے سامنا کریں۔ کیونکہ یہی وہ راستہ ہے جس سے بقولِ اقبالؔ موجودہ حالات میں پرانے قومی امراض کا علاج ہو سکتا ہے۔

ع یہی ہے امتوں کے مرضِ کہن کا چارہ

ترجمان الفرید کی تصنیف کے بارے میں صرف یہ کہہ دینا کافی ہے کہ اس ترجمے کے تخلیقی عمل نے میرے دوست، میرے بھائی خداداد مونسؔ کو جاوداں بنا دیا ہے۔

آخر میں دل کی ایک بات اور کہنے کی اجازت چاہوں گا کہ آج کے دور کے اردو کے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

شعراء کو میرؔ، غالبؔ اور اقبالؔ وغیرہ کی سطحِ فکر ونظر تک آنے کے لیے ایک عمرِ خضر چاہیے گی۔ چنانچہ ان کے لیے یہ راستہ ہی بہتر ہے کہ وہ نئی راہوں پر چلیں اور نئے عنوانات جو دورِ حاضرہ اور مستقبل کی ترجمانی کرسکیں، پر قلم اٹھائیں جیسا مونسؔ صاحب نے کیا ہے۔ اس طرح ان کی عظمتوں اور پہچان کا سفر مختصر بھی ہوگا اور وہ خود جاوداں بھی ہو جائینگے۔ مجھے فخر ہے کہ خدا داد مونسؔ اور راجستھان کے چند اور تخلیق کاروں نے یہ راستہ اپنایا ہے۔

ان کی تخلیقات کی اشاعت بصد افتخار راجستھان اردو اکادمی پیش کرتی رہی ہے۔ تاکہ ان تخلیق کاروں کے راستے آسان ہوں اور ادبی دنیا ان کو پہچانے۔ شاید اکادمی کی اس خدمت کو مستقبل کا مورخ قابلِ اعتنا سمجھے۔ اس کے لیے میں راجستھان کے ان اہلِ فکر و قلم کے تعاون کا مشکور و ممنون ہوں۔

(مونسؔ صاحب کے علاوہ وہ اور کون اہلِ قلم ہیں، میں اس کا فیصلہ قارئینِ کرام پر فہرستِ مطبوعاتِ اکادمی برائے ۹۱۔ تا ۱۹۹۶ء اشاعت کے آخر میں پیش کر کے چھوڑتا ہوں، ملاحظہ فرمائیں۔)

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

فہرست

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۱	**تاثرات**	۲
	گیانی ذیل سنگھ	۳
	کنور مہندر سنگھ بیدی	۵
	سیّد محمد یونس مہاراج	۷
۲	**مقدمہ**	۱۰
۳	**حرفِ آغاز**	۱۷
۴	**منظوم ترجمہ**	۲۴

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تاثرات

۱۔ عزت مآب گیانی ذیل سنگھ (سابق صدر جمہوریہ ہند)

۲۔ آنجہانی کنور مہندر سنگھ بیدی

۳۔ جناب سید یونس مہاراج

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ZAIL SINGH
Former President of India.

4. CIRCULAR ROAD
CHANAKYA PURI
NEW DELHI-110021
TEL : 3016045

بھارت ورش صوفیوں سنتوں اور سادھوؤں کا مرکز رہا ہے۔ یہ رام اور کرشن کی جنم بھومی ہے گوتم بدھ اور سوامی مہاویر کا وطن ہے غریب نواز نے یہاں محبت اور معرفت کی شمعیں روشن کی ہیں اور گرو نانک نے یہاں وحدت کے گیت گائے ہیں۔ اسی وطنِ عزیز کے صوبہ پنجاب کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہاں ایک طرف حضرت شیخ فریدالدین گنج شکرؒ اور دوسری طرف گرو نانک دیوجی نے فیض و برکت کے وہ چشمے جاری کیے جہاں صدیوں سے حق و صداقت کی تلاش میں نکلے ہوئے قافلے پڑاؤ ڈالتے آئے ہیں اور روحانی پیاس بجھاتے رہے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ دونوں کا زمانہ الگ الگ ہے مگر روحانی مماثلت اور لگاؤ بدرجۂ اتم موجود ہے۔ دونوں ہی عشق حقیقی میں ڈوبے ہوئے اور وصالِ محبوب کو اپنا مقصد بنائے رہے۔ دونوں نے ہی مذہب کے امتیاز سے بالاتر ہو کر امن و آشتی اور بھائی چارے کا پیغام دیا اور بندوں کی آپسی محبت کو عبادت مانا۔ ان دونوں بزرگوں کی مادری زبان پنجابی تھی۔ بابا فرید کو پنجابی زبان کا پہلا بڑا شاعر تسلیم کیا گیا ہے۔ پنجابی ادب میں ان کے اشعار ایک بیش بہا خزانہ ہیں۔ ان میں تصوف ہے روحانیت ہے دنیا کی بے بضاعتی کا ذکر ہے، نکوکاری کی مؤثر تلقین ہے اور کامیاب زندگی گذارنے کے گر ہیں۔ گرو نانک جی نے آپ کے پنجابی کلام کو بے حد پسند کیا اور آپ کے روحانی جانشین گرو ارجن دیوجی نے بکمالِ عقیدت و خلوص

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اسے گرو گرنتھ صاحب میں شامل کرکے مذہبی رواداری، انسان دوستی اور روحانی یکجہتی کی ایک ایسی مثال قایم کردی کہ عالمِ انسانیت ہمیشہ اس پر فخر کرے گا۔

بابا فرید کے جو اشلوک گرو گرنتھ صاحب میں شامل ہیں ان کا نثری ترجمہ کئی زبانوں میں شایع ہوا ہے۔ میری دیرینہ خواہش تھی کہ ان اشلوکوں کا منظوم ترجمہ بھی مختلف زبانوں میں کیا جائے۔ خداداد مونس صاحب نے اردو میں پہل کی اور "ترجمان الفرید" کا مسودہ مجھے دکھایا تو میں بہت خوش ہوا۔ جب ترجمے کو اصل کے ساتھ پڑھا تو خوشی اور زیادہ ہوئی کہ اس میں وہی روح کارفرما ہے اور ساتھ ہی الفاظ اور محاوروں کا بڑا مناسب بدل سلیقے اور شگفتگی کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے جو اردو زبان و ادب پر ان کے عبور اور بزرگوں کے فیض کی دلیل ہے۔

میں خداداد مونس صاحب کو اس کاوش اور کارِ خیر کے لیے مبارکباد دیتا ہوں۔ اگر ترجمان الفرید کو دیوناگری رسم الخط میں بھی شایع کیا جائے تو بھارت واسیوں کی کثیر تعداد اس سے مستفیض ہوگی اور یہ عمل ہمارے دیش میں بھائی چارے اور یکجہتی کی فضا کو نکھارنے میں مفید ثابت ہوگا جو آج کی سب سے اہم ضرورت ہے۔

ذیل سنگھ

۵ محرم ۱۴۱۱ھ یوم فرید

مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۹۰ء

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

LIVE & LET LIVE

KUNWAR MOHINDER SINGH BEDI

W-57, Greater Kailash Part-I,
New Delhi - 110 048
Phone : 6413704

خداداد مونس میرے لیے اجنبی نہیں ہیں، میں نے تیس سال قبل انھیں جے پور کے مشاعروں میں سنا۔ یہ ان کی شاعری کا ابتدائی دور تھا مگر انکے بعض اشعار پر اخلاقاً داد دینے کے بجائے دل سے واہ نکل جاتی تھی۔ پھر ان کی شادی دلی میں ہوئی اور وہ بھی میرے ایک دیرینہ دوست اور رفیق کار جناب عبدالقدیر صاحب مرحوم کی صاحب زادی سے تو قرابت اور بڑھ گئی۔ وقت گذرتا رہا اور مونس سلمہٗ کا ادبی سفر جاری رہا۔ رفتہ رفتہ وہ لال قلعے کے مشاعروں اور منتخب ادبی محفلوں میں پسند کیے جانے لگے۔ معیاری جریدوں میں بھی انھیں پڑھا گیا اور ان کے خالص ادبی ذوق کا اندازہ ہوتا رہا۔

گذشتہ دنوں مونس میاں "ترجمان الفرید" کا مسودہ لے کر میرے پاس آئے میں نے اسے سرسری نظر سے دیکھا تو دلچسپی بڑھی اور یہ محسوس ہوا کہ یہ محض رواداری کی بات نہیں ہے بلکہ ایک قابل قدر کارنامہ ہے۔ میں اب عمر کی اس منزل میں ہوں جہاں کچھ لکھنا پڑھنا دشوار لگتا ہے۔ ادبی جلسوں میں بھی دوستوں کی محبت اور اصرار کے باعث ہی کھنچا چلا جاتا ہوں۔ کتابوں پر پیش لفظ اور مقدمے لکھنے سے کتراتا ہوں مگر اس کتاب نے پہلی ہی نظر میں اتنا متاثر کیا کہ مسودہ لے کر اپنے پاس رکھ لیا۔

خداداد مونس نے واقعی خداداد صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے یہ سچ ہے کہ شاعری انھیں ورثہ میں ملی ہے۔ ان کی طبیعت میں جو نفاست اور سلیقہ ہے وہی ان کے کلام میں بھی جھلکتا اور چھلکتا ہے۔ حب الوطنی کے موضوع پر ان کی نظموں میں بلا کا زور دیکھا گیا ہے لیکن

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

"ترجمان الفرید" سے کچھ اور ہی جوہر نمایاں ہوئے ہیں۔ ترجمہ اور صوفیانہ کلام کا منظوم ترجمہ کارِ دارد ہے مگر مونس اس میں کامیاب نظر آتے ہیں جو یقیناً بابا فرید اور گرونانک ہی کا فیض ہے۔ ترجمے میں دیانت داری کی ضرورت ہے ترسیل میں اپنی طرف سے شعری پیوند لگانا جائز نہیں۔ مونس اس کسوٹی پر بھی پورے اترے ہیں۔ صحیح اور موزوں الفاظ کا انتخاب محاوروں کا درست استعمال اور ٹھکی ہوئی بندش، بقول آتش شاعری نہیں مرصع سازی کی ہے۔

مجھے یہ بات بہت پسند آئی کہ عزیزی مونس نے "ترجمان الفرید" میں ان اشلوکوں کو بھی شامل کیا ہے جو بابا فرید کے کچھ اشلوکوں سے متاثر ہوکر ان ہی کیفیات کو منفی سے مثبت یا مثبت سے منفی انداز میں پیش کرنے کے لیے گرو نانک اور گرو ارجن دیو جی نے کیے ہیں۔

"ترجمان الفرید" میں جہاں صدائے فرید کی بازگشت ہے وہیں گرونانک کا پیامِ صلح کل بھی موجود ہے جو اردو ادب میں یقیناً ایک قابلِ فخر اضافہ ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

کنور مہندر سنگھ بیدی سحر

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

بسم اللہ

زبانِ دل سے

عاشقانِ خواجہ غریب نواز اجمیریؒ کے عشق و محبت و عقیدت کی داستانیں الگ الگ ہو کر بھی اپنے آپ میں یکساں ہوتی ہیں۔ سوانح حیات خواجہ (بہ زبان انگریزی) کے مشہور و معروف مصنف جناب ڈبلو۔ڈی۔ بیگ مرحوم اکثر کہا کرتے تھے کہ اگر عاشقان خواجہ کی داستانیں لکھنا شروع کیا جائے تو ہر ایک داستان محبت سے ایک کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ قریب آٹھ سو سال سے خواجہ اجمیریؒ کی جو نوازشات اور کرم فرمائیاں اپنے عقیدت مند بادشاہوں فقیروں اور حاضرین پر وقتاً فوقتاً ہوتی رہی ہیں اگر ان کو قلمبند کیا جائے تو لکھتے لکھتے قلم تھک جائے گا مگر وہ ختم نہ ہو پائیں گی۔ یہ سلسلہ آج بھی جاری و ساری ہے۔ دیکھنے والے اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور سننے والے اپنے کانوں سے سنتے ہیں کہ کس کس طرح سے خواجہ اجمیریؒ کی مہربانیاں ہو رہی ہیں۔ عیاں را چہ بیاں۔

ایسے ہی ایک عقیدت مند صوفی منش عاشقِ خواجہؒ جناب منشی محمد ایوب خاں صاحب فضاؔ جے پوری آستانہ غریب نوازؒ کے حاضر باش تھے۔ ہر سال عرس مبارک پر حاضری کے لیے اجمیر تشریف لایا کرتے تھے۔ آستانۂ عالیہ کے قریب حضرت باباگدڑی شاہ صاحب کی خانقاہ بالائے جھالرہ پر صوفی نواب خادم حسین صاحب کے یہاں آپ قیام کیا کرتے تھے۔ گدڑی شاہ صاحبؒ کی خانقاہ صوفیوں اور قلندروں کی آماجگاہ رہی ہے۔ جناب صوفی نواب خادم حسین صاحب خادم اجمیری کے یہاں کی محافل سماع اور بزم ہائے شعر و سخن میں قلندروں اور صوفیوں کے حال و قال کے روح پرور مناظر ہمیشہ دیکھنے میں آتے تھے۔ جناب فضاؔ بھی ان ہی روحانی صحبتوں سے وابستہ تھے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریاء

فضا صاحب خود یہ واقعہ بیان کیا کرتے تھے کہ ایک رات انھوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کا کمرہ بقعۂ نور بنا ہوا ہے اور عجیب و غریب خوشبو سے معطر ہے اور سامنے طاق میں ایک بہت ہی خوبصورت طغرہ رکھا ہوا ہے جس میں بہ خطِ جلی آبِ زر سے یہ مصرعے لکھے ہوئے ہیں۔

توکل پہ رہ چین سے کام رکھ　　　یہ فرزند فرخندہ فرجام رکھ

خدا نے محمدؐ کا صدقہ دیا　　　محمدؐ خداداد خاں نام رکھ

سویرے جب آپ حسب معمول عبادات و وظائف سے فارغ ہوئے تو آپ کو فرزند تولد ہونے کی خوش خبری سنائی گئی آپ سجدۂ شکر بجالائے اور فرزند کا نام زبان سے نکلا "خداداد" بعد میں معلوم ہوا کہ محمد خداداد خاں تاریخی نام ہے جس سے ہجری سن پیدائش برآمد ہوتا ہے۔

بقول کسے "ہونہار برواکے چکنے چکنے پات"۔ پوت کے پاؤں پالنے میں ہی نظر آجاتے ہیں۔ وہ ہی ہستی آج خداداد مونس کے نام سے اپنے والد بزرگوار کا نام اپنے کلام اور عقیدت مندانہ خدمات سے روشن کر رہی ہے۔

حضرت فریدالدین گنج شکر المعروف بابا فریدؒ کو حضور سرکارِ غریب نوازؒ نے اپنے سلسلے کا شہباز فرمایا ہے۔ حضور خواجہ اجمیری کی زبان مبارک سے فرمائے ہوئے الفاظ بیشک۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود　　　گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

حضرت بابا فریدؒ کی پروازِ روحانی کے سمجھنے کے لیے یہ حقیقت کیا کم ہے کہ آج ان کا پنجابی کلام ہند اور بیرون ہند کے گردواروں اور خانقاہوں میں بڑی عقیدت سے پڑھا اور سنا جاتا ہے اور جس کو سن کر دل والے روحانی مستی میں مست ہو جاتے ہیں اس روحانی کلام کا اردو منظوم ترجمہ پیش کرنے کی سعادت جناب خداداد خاں مونسؔ جے پوری کو اللہ کے فضل و کرم اور صوفیائے عظام کے فیض ہی سے حاصل ہوئی ہے یہ ایک الہامی گھٹنا ہی ہو سکتی ہے کہ ایک شخص جو سرکاری کام کاج میں دن رات لگا ہوا اس کے دل میں یہ کارِ نمایاں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کرنے کا جذبہ پیدا ہوا اور اس نے ایسی خوش اسلوبی سے اس کارنمایاں کو انجام دیا ہو۔ حضرت باباصاحبؒ کے روحانی کلام کا اثر اور جذبہ مونسؔ جے پوری کے منظوم ترجمے میں بخوبی نظر آتا ہے اور دل و دماغ کو محسوس ہوتا ہے کہ یہ اشعار واقعی کسی روحانی کلام ہی کا ترجمہ ہیں۔ دراصل اس کا منبع ہے وہ روحانی اور عقیدت مندانہ ماحول جس میں مونسؔ جے پوری نے نشو ونما پائی۔ ہر وہ دل والا جو روحانی محبت و عشق کی دنیا سے لگاؤ رکھتا ہے وہ اس منظوم ترجمے کو پڑھ کر روحانی روشنی محسوس کرسکتا ہے۔ "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید"

ہم خاک نشینانِ آستانہ عالیہ حضور سرکار خواجہ معین الدین چشتی غریب نوازہندالولی مہاراج عطائے رسول سے عرض کرتے ہیں کہ اللہ ان نیک کاوشوں کا صلہ جناب خدادادخاں صاحب مونسؔ اور ان کی آل اولاد کو عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

صاحبزادہ سید محمد یونس مہاراج
خاک نشیں آستانہ عالیہ حضور غریب نوازؒ
اجمیر شریف

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مقدمہ

(عنوان چشتی)

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مقدمہ

مذہبی دائرہ دو رویّوں یا رجحانوں پر مشتمل ہے۔ ایک کی بنیاد اصول پسندی اور دوسرے کی روحانی حسیّت پر ہے۔ اصول پسندی کا براہِ راست رشتہ خارجیت سے اور روحانی حسیّت کا تعلق داخلیت سے ہے۔ خارجیت اور اصول پسندی قدامت پرستی اور بنیاد پرستی کی طرف لے جاتی ہے۔ داخلیت اور روحانی حسیّت بقائے باہم، رواداری اور اخلاقی شعور کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ یہ دونوں رویّے یا رجحان ایک دوسرے کی ضد نہیں ہیں۔ فرق صرف فوقیت کا ہے۔ وہ لوگ جو اصول پسند ہیں، اپنے موقف پر سختی سے عمل کرتے ہیں۔ لیکن روحانی حسیّت کی تکذیب نہیں کرتے۔ البتہ اس کو ثانوی درجے کی چیز تصور کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ، جو روحانی حسیّت کے امین ہیں، لچک دار رویّہ رکھتے ہیں لیکن اصول پسندی کا انکار نہیں کرتے۔ البتہ اس کو قدرِ اول کی شے بھی خیال نہیں کرتے۔ عرفِ عام میں یہ لوگ صوفی اور سنت کہلاتے ہیں۔ اور ان کا نقطۂ نظر تصوّف یا "سنت مت"، کہلاتا ہے۔ تصوف ہو یا سنت مت دونوں کی بنیاد روحانی حسیّت اور اخلاقی شعور پر ہے۔ اس لیے تصوف میں حسیّت پر محبت کو، بدہیئتی پر جمال پسندی کو، اور اصول پر آدمی کو فوقیت اور فضیلت حاصل ہے۔ تصوف میں (اور سنت مت میں بھی) جو کچھ ہے خدا سے ہے اور آدمی کے لیے ہے۔ تصوف کے دائرے میں انسان، زبان کلچر اور ہر ازم نیز اصول اور مذہبی رسوم سے بلند، ماورا اور بڑا ہے۔ پیغمبرِ اسلام حضرت محمدؐ نے ارشاد فرمایا ہے "الخلق عیال اللّٰہ"، یعنی مخلوق اللہ کی عیال (اولاد) ہے۔ شاستروں میں آیا ہے وسودھیو کٹم بکم یعنی سب لوگ زمین (دھرتی ماتا) کا خاندان ہیں۔ قرآنِ کریم کی سورۂ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

الحجرات اس پر مہرِ تصدیق ثبت کرتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اللہ نے تمام انسانوں کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔ ذاتیں اور قبیلے محض پہچان کے لیے بنائے ہیں۔" اس لیے انسانی دائرے میں رنگ، نسل، نظریے اور قومیت کی ہر بنیاد گمراہ کُن ہے۔ جو عالمگیر انسانیت اور بھائی چارے کی راہ میں حائل ہوتی ہے۔ صوفی اور سنتوں نے اپنے فکر و کار سے اس دیوار کو گرانے کی کوشش کی ہے۔ انسانیت کے عالمگیر تصور کے فروغ کے لیے کام کیا ہے اور انسان کی عظمت کا رجز پڑھا ہے۔ ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑا ہے اور غم زدہ انسانوں کو سچی خوشی سے ہم کنار کرنے کی کوشش کی ہے۔ صوفی سنتوں نے یہ کام تواضع، خدمتِ خلق اور اپنے لچک دار رویے کے ذریعے انجام دیا ہے۔ حضرت گرو نانک اور حضرت شیخ الشیوخ بابا فرید الدین گنجِ شکرؒ اسی دائرے کے روحانی علم برداروں میں شامل ہیں۔

باباصاحبؒ بلاتفریقِ مذہب و مِلّت انسانوں کی خدمت اور مدد فرماتے تھے۔ اس بات سے باباصاحبؒ کے دور کے اکثر حضرات واقف تھے کہ سلطانِ دہلی، غیاث الدین بلبنؔ باباصاحبؒ کا بہت معتقد تھا۔ ایک دن باباصاحبؒ کی خدمت میں ایک معتقد آیا، اس نے باباصاحبؒ کو اپنی پریشانی کا حال سنایا اور التجا کی کہ اگر وہ اس کے حق میں بلبنؔ کو سفارش کر دیں تو اس کا کام بن سکتا ہے۔ سائل نے سوال کر دیا۔ باباصاحبؒ تھوڑی دیر سوچتے رہے۔ ایک طرف باباصاحبؒ کا دنیا کے جھمیلے سے الگ رہنے کا اصول تھا۔ دوسری طرف ایک پریشان انسان کی بھلائی کا نظریہ تھا انھوں نے وقتی طور پر ذاتی اصول کو چھوڑ دیا دوسروں کی بھلائی کے نظریہ کو اپنا لیا۔ یعنی انھوں نے بلبنؔ کے نام سفارش نامہ تحریر کر دیا۔

"میں اس شخص کا معاملہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بعد آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اگر آپ اس شخص کو کچھ دیدیں گے تو حقیقی عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہوگا، اور آپ ممنون و متشکر ہوں گے۔ اگر آپ نہ دیں گے تو عطا نہ کرنے والا بھی حق تعالیٰ ہوگا۔ اور آپ معذور ہوں گے۔"

یہ مختصر ساخط اپنے دامن میں ایک جہانِ معنی رکھتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس میں باباصاحبؒ نے انسان کے فاعلِ حقیقی اور کارساز ہونے کے تصور کی نفی کی ہے۔ (اگر و نانک صاحب کی تعلیمات

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

میں بھی یہ نکتہ اہم حیثیت رکھتا ہے) اور انسان کی حاکمیت کے تصور کی نفی کر کے اللہ کی حاکمیت کے تصور کو پیش کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں بابا صاحبؒ نے اپنے فقیرانہ اور بلبن کے شاہانہ منصب کو پیشِ نگاہ رکھا ہے۔ اس تحریر میں تیسری خوبی یہ ہے کہ اس میں لاگ میں لگاؤ، قربت دوری اور نیاز مندی میں بے نیازی کی شان موجود ہے۔ چوتھی خوبی یہ ہے کہ بابا صاحب نے اپنی ذات اور مصلحتوں پر دوسروں کی ذات اور مفاد کو ترجیح دی ہے۔ پانچویں بات یہ ہے کہ بابا صاحب نے اپنے قول و عمل سے ضرورت مندوں کی جائز امداد کا درس دیا ہے۔

بابا صاحبؒ کے حالات میں ایک اور واقعہ ملتا ہے۔ جس کی گاگر میں سوچ کا سمندر لہراتا ہے۔ روایت ہے کہ ایک دن بابا صاحبؒ محفل میں جلوہ فرما تھے۔ ایک شخص آیا اور اس نے بابا صاحب کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کیا۔ بابا صاحبؒ نے پوچھا۔

میاں یہ کیا ہے؟

اس نے جواب دیا۔

یہ قینچی ہے۔ میں قینچیوں کا کام کرتا ہوں۔ اگر آپ اس تحفے کو قبول فرمالیں تو میرے کاروبار میں برکت اور ترقی ہو گی۔

بابا صاحب نے یہ سن کر فرمایا۔

میاں! تمہارے کاروبار میں انشاء اللہ ضرور ترقی ہو گی۔

لیکن یہ قینچی ہے۔ کاٹنے کا کام کرتی ہے۔ میں فقیر ہوں اور جوڑنے کا کام کرتا ہوں۔

اس لیے قینچی نہیں، سوئی چاہیے۔

واقعہ یہی ہے کہ صوفیوں اور سنتوں نے ہمیشہ جوڑنے کا کام کیا ہے۔ دلوں کو بھی جوڑا ہے اور بکھرے ہوئے انسانوں کو بھی جوڑا ہے۔ صوفی ہوں یا سنت ہر عالم میں قینچی کے عمل سے دور اور سوئی کے کام سے قریب رہے ہیں۔

بابا شیخ فریدؒ بابا نانک سے بہت پہلے ہوئے ہیں۔ بابا نانک نے ان کے شلوکوں کو اپنایا ہے۔ اس کا واضح مقصد یہ ہے کہ جو اقدار اور افکار بابا فریدؒ کو عزیز تھے، گرو نانک کو بھی پیارے تھے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو گرو گرنتھ صاحب شیخ فریدؒ کے شلوکوں سے خالی ہوتا۔ شیخ فرید کی طرح

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

گرو نانک بھی ایک روحانی اندازِ فکر کے حامل اور اخلاقی شعور کے داعی تھے۔ انھوں نے تاعمر ہندوؤں اور مسلمانوں کی بعض ظاہری رسوم پر وار کیا ہے اور انسانوں کو وحدت کی ایک لڑی میں پرونے کی کوشش کی ہے۔ دراصل کثرت کو وحدت بنانے کا عمل، ہماری مشترکہ قومی تہذیب کا بنیادی عمل ہے۔ جو کام صوفیوں اور سنتوں نے روحانی دائرے میں کیا ہے، وہی کام ادیبوں اور شاعروں نے زبان و ادب کے دائرے میں، سیاسی رہنماؤں اور سماجی خدمت گاروں نے اپنے اپنے دائرے میں کیا ہے۔ یعنی اس اندازِ فکر کی بنیاد اپنے اپنے تشخص کو قایم رکھتے ہوئے دوسرے افراد یا جماعتوں کے عقیدوں، لسانی، تہذیبی اور مذہبی قدروں کا احترام کرنے اور رواداری نیز بقائے باہم پر ہے۔ اس کام کو صوفیوں اور سنتوں نے سب سے زیادہ تقویت دی ہے۔ اس سلسلے میں حضرت بابا شیخ فریدؒ اور گرونانک مہاراج کا نام سرِفہرست رکھا جا سکتا ہے۔

گروگرنتھ صاحب میں بابا فریدؒ کے جو شلوک شامل ہیں، ان میں روحانی حسیّت اور اخلاقی شعور کی متعدد جہات نظر آتی ہیں۔

تصوف کی بنیاد صفائے قلب پر ہے اور صفائے قلب کا تصور دو لہروں پر مشتمل ہے۔ ایک لہر منفی اور دوسری مثبت ہے۔ منفی لہر میں بساطِ قلب کو دنیا کی 'ہوا و ہوس' سے خالی کرنا شامل ہے۔ بقول حضرت بابا فریدؒ یہ کام ذکرِ خفی و ذکرِ جلی نیز توبہ و استغفار کے ذریعہ سے کیا جا سکتا ہے۔ مراقبے کی بنیاد ارتکازِ فکر و خیال پر ہے۔ توجہ اور یکسوئی پر ہے۔

تمنا، تصور، تجلی، وصال — یہ جو کچھ ہے سب فضلِ ربّ ہے میاں

(عنوان چشتی)

بابا فریدؒ نے اپنے شبدوں میں دل کو ہوا و ہوسِ دنیا سے خالی کرنے کے لیے دنیا اور اس کی آلائشوں سے دُور رہنے کا مشورہ دیا ہے۔ بابا فریدؒ نے یہ کام کئی انداز سے سرانجام دیا ہے۔ کہیں انھوں نے دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ کھینچا ہے۔ کہیں دنیا اور دنیاداری پر طنز کیا ہے اور کہیں دنیا کو فاعلِ حقیقی کے مقابلے میں باطل ٹھہرایا ہے۔

ہوا و حرص کو چھوڑو، یہ عشقِ رائیگاں کب تک — شکستہ سائباں میں زورِ بارش سے اماں کب تک

وجودِ غیر کے ہر نقش کو دل سے مٹا دینا — سہاگن کو پیا سے کام ہے، اوروں سے کیا لینا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جو شیوہ بندگی ٹھہرا تو پھر کیسی بد اندیشی
درختوں کی طرح ہے وسعتِ دامانِ درویشی

مصلیٰ زیبِ دوش و خوش لباس و خوش کلام ایسے
ہے ظاہر چاندنی جیسا، مگر دل تیرہ شب جیسے

مثالِ سبزہ شوقِ پائمالی شرطِ قربت ہے
کچل کر بھی ہرا ہے، یار کے قدموں سے نسبت ہے

ان اشعار میں ہوا و حرص کو عشقِ رائیگاں قرار دے کر چھوڑنے کا مشورہ دینا، وجودِ غیر (ماسوا اللہ) کے ہر نقش کو دل سے مٹا دینے کی تلقین کرنا، بندگی (عجز و انکساری سے عبادت کرنا) پر زور دینا، نام نہاد مذہبی لوگوں کی ظاہر داری پر طنز کرنا، اور آخری شعر میں سبزہ کی طرح پائمالی پر فخر کرنا خالص متصوّفانہ اندازِ فکر ہے۔ جو "صفائے قلب" کے تصور کی دونوں قسم کی لہروں پر محیط ہے۔ چونکہ یہ کلام گرو گرنتھ صاحب میں شامل ہے اس لیے اس اندازِ فکر سے بابا نانک صاحب اور ان کی روحانی تحریک کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔

ترجمہ ایک مشکل فن ہے۔ ایک زبان کی شاعری کا دوسری زبان کی شاعری میں ترجمہ کرنا اور بھی مشکل ہے۔ اسی لیے فرانس کے قدیم دانش وروں نے مترجم کو غدّار (Translator is traitor) کہا ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ترجمے کے ذریعہ ہی ایک زبان کے شہکاروں سے دوسری زبان کے فنکاروں اور علم برداروں کا تعارف ہوتا ہے۔ یوں تو تراجم کی کئی قسمیں ہیں۔ لیکن دو۲ قسمیں عام ہیں۔ ایک کو لفظی ترجمہ اور دوسرے کو معنوی یا تخلیقی ترجمہ کہا جا سکتا ہے۔ جناب خداداد خاں مونس نے لفظی ترجمہ کی راہ چھوڑ کر تخلیقی ترجمے کی ڈگر اختیار کی ہے۔ انھوں نے مجھے ایک خط میں لکھا ہے:

"میں نے لفظی ترجمہ نہیں کیا ہے۔ بنیادی خیال کو اپنی فہم کے مطابق اسی طرح نظم کرنے کی کوشش کی ہے (جیسا کہ اصل میں ہے) (اور یہ بھی خیال رکھا ہے کہ) اردو میں مستعمل محاورے اور استعارے، بندشیں اور ترکیبیں جہاں تک ممکن ہو وہی تاثر پیدا کر سکیں جو اصل کلام (یعنی) پنجابی زبان کے محاوروں، استعاروں، بندشوں اور ترکیبوں سے واضح ہے۔"

موصوف نے خود ہی "ترجمان الفرید" پر سچا تبصرہ کر دیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ خداداد مونس ایک اچھے شاعر اور باشعور نقّاد ہیں۔ انھوں نے بڑی حد تک اپنے اصول

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

پر عمل کیا ہے۔ چونکہ انھوں نے "روحانی کلام" کا ترجمہ کیا ہے اس لیے روحانی اسرار و رموز سے آگہی، تصوف کی راہ کے پیچ و خم سے آشنائی اور اخلاقی نکات سے آگہی کا ثبوت بھی فراہم کیا ہے۔ بابا فریدؒ کے شلوکوں کے نثری تراجم تو نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ اردو میں پہلا منظوم ترجمہ ہے۔ اس لیے اپنی نوعیت کا پہلا ترجمہ کہا جا سکتا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ خداداخاں مونس کا ترجمہ (ترجمان الفرید) تصوف کے متوالوں اور ادبی حلقوں میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ اور مشترکہ تہذیب کو فروغ دینے نیز دیگر قوموں کے دلوں کو جوڑنے کا خوشگوار اور پاکیزہ فرض انجام دے گا۔

یکم مارچ ۱۹۹۳ء

پروفیسر عنوان چشتی
ڈین: فیکلٹی آف ہیومینی ٹیز اینڈ لینگویجز
جامعہ ملیہ اسلامیہ ۔ نئی دہلی ۔ ۲۵

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

حرفِ آغاز

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

حرفِ آغاز

حضرت بابا فریدؒ

حضرت بابا شیخ فرید الدین گنج شکر مسعودؒ ان باکمال اور بے مثال درویشوں میں سے ایک ہیں جنھیں آٹھ صدیاں گذرنے پر بھی دلوں سے بھلایا نہیں جاسکا بلکہ جن کی ضرورت آج پہلے سے کہیں زیادہ محسوس ہو رہی ہے جنھوں نے ہزاروں بھٹکے ہوؤں کو راہِ مستقیم دکھائی اور لاکھوں آرزومندوں کو منزلِ مقصود تک پہنچایا۔ عوام کا تو ذکر ہی کیا جنھیں صوفیائے باصفا نے قطب الکاملین سرور اربابِ توحید سو دفتر اصحاب تجوید امام سنن نبوی، سلطان معنوی اور شمع کشف و کرامت کہا ــــــ جنھوں نے عشقِ حقیقی اور جمالِ الٰہی کے سوا کسی چیز کی خواہش نہیں کی۔ والد نے نام مسعود رکھا تھا مگر اس دور کے بزرگ کامل حضرت شیخ فرید الدین عطار نے اپنا نام عنایت کر دیا اور مسعود، مسعود فرید الدین ہو گئے۔ رفتہ رفتہ شہرت بڑھی دریائے فیض جوش پر آیا جن بزرگوں نے بچپن میں دیکھا تھا ان کی پیش گوئیاں صادق آئیں۔ پیر و مرشد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے شکر گنج کا خطاب عطا کیا چنانچہ بابا صاحب کا نام نامی زبان پر آتے ہی حلاوت اور شیرینی کا ذائقہ محسوس ہوتا ہے۔ دادا پیر حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی نے دیکھا تو فرمایا کہ بابا قطب الدین کے دام میں ایک ایسا عظیم شاہباز ہے جس کا نشیمن سدرۃ المنتہیٰ ہی ہو سکتا ہے۔ آپ کی دعا تھی کہ فرید کامل ترین درویش بن جائیں دعا مقبول ہوئی اور فرید فریدِ دہر کہلائے اور پھر تو اتنے ناموں اور القاب سے مشہور ہوئے کہ مثال مشکل سے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ملتی ہے فرید سے اللہ راضی ہوا

حضرت بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ شاید وہ واحد ہستی ہیں جنھیں کسی دوسرے مذہبی صحیفے میں انتہائے خلوص و عقیدت سے جگہ دی گئی۔ گرونانک دیوجی نے جب پنجاب سے اخوت، محبت اور یکجہتی کا پیغام عالم انسانیت کو دیا وہ بابا فرید سے بہت بعد کا زمانہ ہے۔ گرونانک بھی ایک ایسے بزرگ اور صوفی منش انسان تھے جنھیں انسانیت سے محبت تھی جو انسانی قدروں کے علمبردار تھے اور عشقِ حقیقی جن کی منزل تھی آپ کی مذہبی رواداری کا یہ ایک نادر ثبوت ہے کہ دوران سیاحت جب آپ کا گذر جب اجودھن (جو بابا فرید کی آخری سکونت اور آرام گاہ کی نسبت سے پاک پٹن کہلانے لگا۔) سے ہوا تو آپ نے آستانہ حضرت گنج شکر پر بھی حاضری دی وہاں آپ کی ملاقات سلسلۂ فریدیہ کے ایک عالم سے ہوئی جن کا نام بھی فریدالدین ہی تھا اور جو فریدِ ثانی کے لقب سے مشہور تھے فرید ثانی گرونانک جی کی علمیت اور بزرگی سے بے حد متاثر ہوئے اور بابا صاحب کا پنجابی کلام انھیں سنایا اور شلوک اور شبد ان کے پاس محفوظ تھے وہ گرونانک جی کو نذر کیے۔ گرونانک جی کو بابا فرید کی وانی میں اپنی ہی وانی محسوس ہوئی اور آپ نے اس کلام کو بے حد پسند کیا اور بالآخر حضرت بابا فرید کا یہ پنجابی کلام گروگرنتھ صاحب میں شامل کیا گیا۔ اس کلام میں تصوّف ہے معرفت ہے عشقِ الٰہی کا سوز ہے دنیا کی بے بضاعتی اور سزا وجزا کا ذکر ہے۔ وصالِ یار کی آرزو ہے غرض ایک گنجینہ ہے اور یہ محسوس ہوتا ہے گویا ہر شعر ایک زندگی کا ماحصل ہے۔ حضرت فرید فارسی و عربی کے عالم تو تھے ہی مگر پنجابی تو ان کی مادری زبان تھی بقول محمود شیرانی مرحوم "خواجہ سید سلیمان کے بعد وہ پنجابی کے پہلے شاعر تھے۔ ان کے لہجے میں غنائیت تھی۔

گروگرنتھ صاحب میں بابا فرید کے کلام کی شمولیت گرونانک جی اور ان کے معتقدین کی وسیع القلبی اور خلوص کی بھی آئینہ دار ہے۔ حضرت بابا فرید سے عقیدت رکھنے والے لاکھوں کی تعداد میں ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں ان کی حیات مبارک میں بھی تھے مگر تاریخِ وصال ۵ محرم تو یاد رہی سنِ وصال میں اختلاف رہا۔ شیخ عبدالرحیم مؤلف

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سیرالاقطاب نے لفظ مخدوم سے تاریخ وصال نکالی ہے جس سے ۶۹۰ھ برآمد ہوتا ہے داراشکوہ سفینۃ الاولیا میں سن وصال ۶۶۵ھ تحریر کرتے ہیں۔ محمود شیرانی نے "پنجاب میں اردو" میں متوفی ۶۶۴ھ تحریر کیا ہے اکثر محققین نے ۶۷۰ھ کو درست مانا ہے۔

شلوک حضرت بابا فریدؒ کے

گروگرنتھ صاحب میں حضرت بابا فریدؒ کے ۱۱۲ شلوک ہیں۔ ترجمان الفرید میں ۱۳۰ اشلوک کا ترجمہ کیا گیا ہے ان میں مختلف گروؤں کے وہ ۱۸ شلوک بھی شامل ہیں جو بابا صاحب کے کلام سے متاثر ہو کر کہے گئے۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر ۱۳، ۵۲، ۱۰۴، ۱۲۲، ۱۲۳۔ گروامرداس جی۔

نمبر ۱۲۱۔ گرورام داس جی۔

نمبر ۸۲، ۸۳، ۱۰۵، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱۔ گروارجن دیوجی۔

نمبر ۳۲، ۱۱۳، ۱۲۰، ۱۲۴، ۱۲۷۔ گرونانک جی۔

یہ شلوک اس لیے اہم ہیں کہ ان میں بابا فرید نے جن کیفیات کو ایک انداز میں بیان کیا ہے اپنی کیفیات کو دوسرے انداز میں پیش کیا گیا ہے مثلاً نمبر ۳۲ میں گرو نانک نے بابا صاحبؒ کے شلوک نمبر ۳۰ کی تشریح کی ہے۔ شلوک نمبر ۱۰۴ جو تیسرے گروامرداس جی کا ہے اس میں بابا صاحبؒ کے اشلوک نمبر ۱۰۳ کی کیفیت منفی انداز میں بیان کی گئی ہے۔ دوسری اہم بات عقیدت کا یہ پہلو ہے کہ دوسرے گروؤں کا تخاطب یا تو بابا صاحبؒ سے یا پھر گرونانک سے مثال کے طور پر شلوک نمبر ۸۲ اور ۸۳ پانچویں گروارجن دیوجی کے ہیں ان میں تخاطب بابا صاحبؒ سے ہے۔ شلوک نمبر ۵۲ گروامرداس جی کا ہے لیکن آخر مصرعے کی ترکیب کے مطابق گرونانک مخاطب ہیں

عرضِ حال

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۹۸۹ء میں میرا قیام بسلسلۂ ملازمت گنگانگر میں رہا یہ موضع پنجاب سے لگا ہوا ہے پنجابی زبان یہاں عام طور سے بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ گنگا نگر کے ادب دوست حضرات نے پردیس میں میری پذیرائی کی ان میں کچھ حضرات پنجابی ادب میں بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ ان کی محبت میں حضرت بابا فرید کے شلوک اور شبد بھی سننے کو ملے۔ میں پنجابی زبان سے بخوبی واقف نہیں تھا مگر گنگانگر کے ماحول اور ان حضرات کے فیض سے کچھ سدھ بدھ ہوئی تو بابا فرید کے شلوک دل میں اترتے چلے گئے۔ اور یہ خواہش سر ابھارنے لگی کہ کاش بابا صاحب کے اس متبرک کلام کا منظوم ترجمہ اردو میں کرنے کی سعادت مجھے نصیب ہوتی۔ رفتہ رفتہ میری یہی خواہش میرے دل کی آواز بن گئی۔ اس زمانہ میں اہلِ خانہ کی سکونت اجمیر شریف میں تھی یہاں آنے پر کچھ حضرات سے اپنی خواہش کا ذکر کیا۔ میرے ایک کرم فرما کا خیال تھا کہ یہ تحقیق ابھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہونچی ہے کہ گرو گرنتھ صاحب میں جو اشعار حضرت بابا فرید گنج شکرؒ سے منسوب ہیں وہ انھیں کے ہیں یا اس نام کے کسی اور بزرگ کے ہیں۔ میں نے جتنا کچھ پڑھا اس سے میرے دل کی تشفی ہو چکی تھی۔ اس لیے میرا جواب یہی تھا کہ میری نیت اس متبرک کلام کا اردو میں منظوم ترجمہ کرنے کی ہے۔ باقی تحقیق کا کام محققین کا ہے۔ ان شکوک اور وسوسوں کے خاتمہ کے لیے میں یہاں پروفیسر گربچن سنگھ طالب کا قول نقل کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

"حضرت شیخ فرید کا پنجابی کلام

ان کا پنجابی کلام گرو نانک صاحب کو اس وقت دستیاب ہوا جب گرو صاحب پاک پٹن میں تشریف لے گئے اور شیخ فرید کی گدّی پر متمکن شیخ برہم (ابراہیم) سے ان کی ملاقات ہوئی۔ شیخ فرید کے اس کلام کو بے حد شیریں پُر از جذبات اور روحانی طور پر اہم اور بلند پاکر گرو نانک نے اس کو اپنی تعلیمات میں شامل کر لیا اور بعد میں اسے اپنے جانشینوں اور مریدوں کی ہدایتوں و ارشاد کے لیے چھوڑ گئے۔ اس

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

وقت سے سکھوں کے درمیان آپ کا کلام نہایت عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے یہ ان کی کتاب مقدس گرو گرنتھ صاحب کا اٹوٹ حصہ ہے۔[۱]"

اجمیر میں جناب سید یونس جناب مظہر علی صاحب اور گیانی برہم صاحب نے میری ہمت افزائی کی گنگا نگر میں میرے کرم فرما سردار نشان سنگھ نے بھنڈرے کے ایک پنجابی عالم اور بزرگ بھائی عجائب سنگھ سدھو صاحب سے میرا غائبانہ تعارف کرایا۔ جن کی مدد سے مجھے ترجمہ میں بہت رہنمائی ملی۔ ان تمام کرم فرمائیوں کے باوجود میں اسے حضرت بابا صاحبؒ کا فیضِ باطنی اور اللہ تعالیٰ کا بے انتہا کرم ہی سمجھتا ہوں کہ کارِ مشکل مجھ جیسے بے بضاعت کے لیے آسان ہو گیا اور یہ سعادت مجھے نصیب ہوئی۔

ترجمہ ایک کوئی آسان کام نہیں۔ ترجمہ بہتر سے بہتر ہو تو بھی اصل، اصل ہی ہوتا ہے۔ میں نے ترجمہ کرتے ہوئے جن باتوں کو ملحوظ رکھا ہے ان میں سے کچھ کی جانب اشارہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

۱۔ ترجمہ اگر محض الفاظ کو سامنے رکھ کر کیا جائے تو زبان و بیان کے ضروری تقاضے بھی پورے نہیں ہو سکتے۔ اس لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ اصل مفہوم کو لفظی ترجمہ پر اہمیت دی جائے۔ اشلوک نمبر ۳۳ کا ترجمہ اسی اصول کے مطابق کیا گیا ہے۔ جس میں الفاظ سے زیادہ مفہوم کو اہمیت دینا ناگزیر تھا۔

۲۔ ترجمہ کرتے وقت یہ ضروری نہیں سمجھا گیا ہے کہ بابا فرید صاحبؒ کا نام نامی ہر اس اشلوک میں آئے جس میں آپ نے استعمال کیا ہے۔

۳۔ کچھ مقام ایسے بھی آئے ہیں جن میں بظاہر فنی نقص پایا جا سکتا ہے لیکن محاورہ اور بندش کے باعث غیر محسوس ہے اسی لیے میں نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ شلوک نمبر ۱۳ تین مصرعوں کا ہے جس کا ترجمہ دو مصرعوں میں کیا گیا ہے جن میں قافیے

---

[۱] مقدمہ کلام حقانی مطبوعہ بابا فرید میموریل سوسائٹی، پٹیالہ ۱۹۷۳ء صفحہ ۱۱-۱۲

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جوگن اور سہاگن استعمال کیے گئے ہیں۔

مجھے اعتراف ہے کہ ترجمہ میں مجھ سے لغزشیں بھی ہوئی ہوں گی۔ میں ایسی ہر لغزش کے لیے خدائے بزرگ و برتر سے معافی کا خواستگار ہوں کہ حضرت باباصاحب رحمتہ اللہ علیہ سے شرمندگی نہ ہو۔

خداداد مونس عفی عنہ

۲۴ر دسمبر ۱۹۹۳ء

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

منظوم ترجمہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

منظوم ترجمہ

(ا) جت دیہاڑے دھن وری ساہے لئے لکھاء
ملک جے کنّی سُنی دا مُنہہ دیکھالے آء

جو ساعت وصل کی لکھ دی گئی وہ کون بدلے گا
فرشتہ موت کا بروقت سر پر آن دھمکے گا

(ب) جند نمانی کڈھی اے ہڈاں کو کڑکاء
ساہے لکھے نہ چلنی جندو کو سمجھاء

اجل کا دن مقرر ہے یہ کب ٹالے سے ٹلتی ہے
چٹخ اٹھتی ہیں ساری ہڈیاں جب جاں نکلتی ہے

(ج) جند وہٹی مرن ور لے جاسی پرناء
آپن ہتھیں اجول کے کے گل لگے دھاء

عروسِ مرگ نے شادی رچائی ہے بنی جاں پر
دلہن گھر سے چلی اب روئیں ہم کس کے گلے لگ کر

(د) والہو نکی پرسلات کنّی نہ سُنی آء
فریدا کڑی پونڈی کھڑا نہ آپ مُہاء

ہے راہ پل صراط اک بال سے باریک اے غافل
نہیں سنتے ہیں آواز درا گم کردہ منزل

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲ فریدؔا در درویشی گاکھڑی چلاں دنیا بھت
بنھ اُٹھائی پوٹلی کتھے ونجاں گھت

بڑی مشکل ہے راہِ فقر اور پھر چال دنیا کی
کہاں سر سے اتارو گے فریدا بارِ درویشی

۳ کجھ نہ بجھے کجھ نہ سجھے دنیا گجھی بھاہِ
سائیں میرے چنگا کیتا ناہی تا ہنبھی ونجاہ آہِ

پرے ہے دہر کا آتش کدہ فہم و بصارت سے
میں جل کر راکھ ہو جاتا، بچا، رب کی عنایت سے

۴ فریدؔا جے جاناتل تھوڑڑے سمل بک بھری
جے جانا سہہ نڈھڑا تھوڑا مان کری

نفس گنتی کے تھے جن کو گنوا کر دل پشیماں ہے
پیا، ناداں، سہاگن حسن پر بے کار نازاں ہے

۵ جے جاناں لڑ چھجنا پیڈی پائی گنڈھِ
تے جے وڈ میں ناہِ کو سبھ جگ ڈٹھا ہنڈھِ

گرہ مضبوط، دامن یار کا ہے چھوٹ جائے گا
پھر ایسا بزمِ امکاں میں کوئی ملنے نہ پائے گا

۶ فریدؔا جے تُو عقلِ لطیف کالے لکھ نہ لیکھ
آپنڑے گریوان مہ سر نیواں کر دیکھ

سیہ قلبی ہے کیا شے، کیسے آئے عقلِ انساں میں
یہ کافی ہے کہ ہم منھ ڈال کر دیکھیں گریباں میں

۷ فریدؔا جو تے مارن مُکیاں تناں نہ ماریں گھُم
آپنڑے گھر جائی اے پیر تناں دے چُم

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کوئی ٹھوکر لگاتا ہے تو اس سے درگذر بہتر
فریدا اس کی قدم بوسی کریں ہم اس کے گھر چل کر

۸ فریدا جا تو کھٹن ویل تا تو رتا دُنی سیوُں
مرگ سوائی نینہہ جا بھریا تا لدیا

گنوا دیں ساعتیں جب تاب تھی ہر کارِ مشکل کی
نفس گم ہو چکے اب آرزو کیا خاک منزل کی

۹ دیکھ فریدا جو تھیا داڑھی ہوئی بھور
اگہہ نیڑا آئیا پچھا رہیا دوُر

سپیدی ریش کی گویا سپیدہ صبحِ نو کا ہے
فریدؔ آنکھیں ملو دیکھو ابھی کیا تھا ابھی کیا ہے

۱۰ دیکھ فریدا جے تھیا شکر ہوئی وِس
سائیں باجھوں آپنے ویدن کہئے کِس

یہ عالم ہے فریدؔ اب تو حلاوت زہر لگتی ہے
کسی سے کیا کہیں مرغوب ہم کو رب کی مرضی ہے

۱۱ فریدا اکھیں دیکھ پتینیاں سُن سُن ریئے کن
ساکھ پکیندی آئی آہور کریندی وَن

نہ رس کانوں میں گھلتا ہے نہ منہ سے پھول جھڑتے ہیں
کہ پک جاتی ہے جب کھیتی تو دانے زرد پڑتے ہیں

۱۲ فریدا کالیں جنھیں نہ راویا دھولیں راوے کوء
کر سائیں سیوں پرہڑی رنگ نویلا ہوء

جوانی میں جسے بھولے وہ کیا پیری میں یاد آئے
مزہ جب ہے سراپا یار کے جلووں میں کھو جائے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۳ فریدا کالی دھولی صاحب سدا ہے جے کو چت کرے
آپنا لائیا پرم نہ لیگئی جے لوچے سبھ کوء
ایہہ پرم پیالہ خصم کا جے بھاوے تے دے

سیاہی کیا سپیدی کیا ارے جوگن تو جوگن ہے
حقیقت میں پیا چاہے جسے وہ ہی سہاگن ہے

۱۴ فریدا جن لوئن جگ موہیا سے لوئن میں ڈٹھ
کجل ریکھ نہ سہندیاں سے پنکھی سوئے بہٹھ

وہ نازک صورتیں آنکھوں میں کاجل جن کی چبھتا ہو
فرشتے ان میں انڈے دے رہے ہیں کاش دیکھا ہو

۱۵ فریدا کوکیدیاں چانگیدیاں متی دیندیاں نت
جو شیطان ونجائیا سے کت پھیریہہ چت

ملامت سرزنش سختی سبھی دل کر کے ہارا ہے
خدا کی مار کیسا نفس امارہ نے مارا ہے

۱۶ فریدا تھیو پواہی دبھ جے سائیں لوڑیہہ سبھ
اک چھجیہہ بیا لتاڑی اے تا سائیں دے دوواڑی اے

مثالِ سبزہ شوقِ پائمالی شرطِ قربت ہے
کچل کر بھی ہرا ہے یار کے قدموں سے نسبت ہے

۱۷ فریدا خاک نہ نندی اے خاکو جیڈ نہ کوءِ
جیودیاں پیراں تلے موئیاں اُپر ہوءِ

نہ کہیے خاک کو اسفل یہ ہو پیروں تلے جب بھی
اسی کے بوجھ سے دب جائیں گے اک روز ہم سب بھی

۱۸ فریدا جاں لب تا نینہہ کیا لب تاں کوڑا نینہہ
کچر جھت لنگھائی اے چھپر ٹٹے مینہہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہوا و حرص کو چھوڑ دو یہ عشقِ رائیگاں کب تک
شکستہ سائبان میں زورِ بارش سے اماں کب تک

۱۹ فریدا جنگل جنگل کیا بھونیہہ ون کنڈا موڑیہہ
وسی رب ہیالی اے جنگل کیا ڈھونڈیہہ

پھرے صحرا بہ صحرا اپنی سعئ غیر حاصل میں
جسے ڈھونڈا کیے برسوں وہ نکلا جاگزیں دل میں

۲۰ فریدا اِنّی نکی جنگھی اِیں تھل ڈودگر بھوئوم
آج فریدے کوجڑا سے کوہا تھیئو وم

انہی پیروں سے کوہ و دشت ناپے اب یہ دیکھا ہے
وضو کو پاس رکھا آفتابہ دور لگتا ہے

۲۱ فریدا راتیں وڈیاں دُھکھ دُھکھ اٹھن پاس
دھرگ تناں دا جیویا جناں وڈانی آس

شبِ فرقت کے دکھیاروں کو سکھ ہے جاں نکلنے میں
چٹخ اٹھتی ہیں ساری ہڈیاں پہلو بدلنے میں

۲۲ فریدا جے میں ہوواں واریا مناں آئیڑیاں
ہیڑا جلے مجیٹھ جیؤں اُپر انگاراں

جو کچھ ہوں آنے والوں پر نہ گر ظاہر کروں وہ ہی
تو جیسے آگ پر دھکے مجیٹھ ایسے جلوں میں بھی

۲۳ فریدا لوڑے داکھ بجوریاں کِکر بیجے جٹ
ہنڈے اُن کتا ئیندا پیدھا لوڑے پٹ

بھلا بونے سے کیکر خوشۂ انگور کیوں ملتا
کتائی اون کی ارمان ہے پوشاک ریشم کا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۴ فریدا گلی ایں چکڑ دُور گھر نال پیارے نینہہ
چلاں تاں بھجے کنبلی رہاں تاں تُٹے نینہہ

ہے دلدل راہ میں اور دور ایوانِ محبت ہے
چلوں تو داغ لگتے ہیں رُکوں تو ننگِ اُلفت ہے

۲۵ بھجّو سجّو کنبلی الہہ ورسو مینہہ
جاۓ مِلاں تِناں سجّناں تٹّو ناہی نیہہ

میں اس تر دامنی پر بھی رہیں ابرِ رحمت ہوں
تمنا ہے بس اس سے جا ملوں جس کی امانت ہوں

۲۶ فریدا میں بھولا دہ پگ دائت میلی ہوۓ جاۓ
گہلا روح نہ جان ای سر بھی مٹی کھاۓ

یہی سوچا نہ ہو دستار میلی یہ نہیں سوچا
کہ ناداں ایک دن خود سر بھی مٹی کی غذا ہوگا

۲۷ فریدا شکر کھنڈ نوات گڑ ماکھیوں ماجھا دُدھ
سبھے وستو مٹھیاں رب نہ پجن تدھ

شہد کو شیر کو قند و شکر کو گڑ کو مصری کو
نہ مل پائی جو شیرینی ملی عشقِ حقیقی کو

۲۸ فریدا روٹی میری کاٹھ کی لاون میری بھکھ
جنھاں کھادھی چوپڑی گھنے سہن گے دُکھ

چبا کر سوکھے ٹکڑے بھوک پی جانا ہی اچھا ہے
یہ نانِ روغنی کل کے لیے گھاٹے کا سودا ہے

۲۹ رُکھی سُکھی کھائیکے ٹھنڈا پانی پیوۓ
فریدا دیکھ پرائی چوپڑی نہ ترسائیں جیوۓ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اگر روکھی ملے تو کھا کے آبِ سرد پی لیجے
کسی کے مال تر کو دیکھ کر میلا نہ دل کیجے

۳۰ اَج نہ سُتّی کنت سیئوں اَنگ مُڑے مُڑ جاۓ
جاۓ پچھو ڈوہاگنی تم کیئوں رَین وِہاۓ

یہاں تو ایک شب میں ہی کھنچی ہے روح اعضا کی
فراقِ یار میں یہ زندگی کیسے بسر ہوگی

۳۱ ساہُرے ڈھوئی نہ لہے پیئیۓ ناہی تھاؤں
پِر واتڑی نہ پُچھئی دھَن سوہاگن ناؤں

جسے تو نے بھلایا اس کی یہ دنیا نہ وہ دنیا
مگر بھولے ہوؤں کو آسرا ہے تیری نسبت کا

۳۲ ساہوَرے پیئی اے کنت کی کنت اَگم اتھاہُ
نانک سو سوہاگنی جو بھاوَے بے پرواہ

جسے تو چاہتا ہو دونوں عالم اسکے گرویدہ
سہاگن تو وہی ہے جو ہو ساجن کی پسندیدہ

۳۳ نہاتی دھوتی سنبہی سُتّی آۓ نچِنْد
فریدا رہی سو بیڑی ہِنگ دی گئی کتھوری گندھ

صفائے قلب ہے اک شرطِ لازم وصلِ جاناں کی
یہ سج دھج اک تعفّن ہے نہیں خوشبو جوایماں کی

۳۴ جوبن جاندے نہ ڈراں جے سہہ پریت نہ جاۓ
فریدا کِتی جوبن پریت بِن سُک گۓ کُملاۓ

اگر ہو عشق صادق حسن ڈھل کر بھی نہ ڈھل پاۓ
محبت بِن شباب و حسن کا ہر پھول کمھلاۓ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۳۵ فریدا چنت کھٹولا دان ڈکھ برہ وچھاون لیف
ایہہ ہمارا جیونا تو صاحب سچے ویکھ

خدارا دیکھ لو ہجراں نصیبوں کی یہ کیفیت
دکھوں کے بان کی کھٹیا بچھونا اوڑھنا فرقت

۳۶ برہا برہا آکھیئے برہا تو سلطان
فریدا جت تن برہا نہ اُپجے سو تن جان مسان

نوید وصل ہے سلطان ہجراں کی عملداری
وہ دل شمشان ہے جس میں نہیں سلگے یہ چنگاری

۳۷ فریدا ایہہ وِس کندلاں دھریاں کھنڈ لواڑ
اِک راہیدے رہ گئے اِک رادھی گئے اُجاڑ

شراب عیش زہر آلود ہوتی ہے اسے پی کر
کئی جی چھوڑ دیتے کھیل جاتے ہیں کئی جاں پر

۳۸ فریدا چار گوائیا ہنڈھ کے چار گوائیا سم
لیکھا رب منگیسی آ تو آئیہو کیہڑے کم

ہوئے مدہوش کیوں اتنے رہے کیوں محو خواب آخر
فرید آئے تھے کیوں دنیا میں کیا دو گے جواب آخر

۳۹ فریدا در درواجے جائیکے کیوں ڈٹھو گھڑیال
ایہہ نردوسا مار ئیئے ہم دوساں دا کیا حال

جہاں گھڑیال بھی بے جرم بجتے ہیں، وہ دروازے
بہت اونچے سہی لیکن ہمیں انصاف کیا دیں گے

۴۰ گھڑی اے گھڑی اے مار ئیئے پہری لہے سجاء
سو ہیڑا گھڑیال جیوں ڈکھی رین وہاء

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

لگیں چوٹوں پہ چوٹیں ہر گھڑی گھڑیال پر جیسے
شب ہستی نہ یوں گذرے خدا کے خوف سے ڈریئے

۴۱ بُڈھا ہوآ شیخ فرید کنبن لگی دیہہ
جے سو ورہیا جیونا بھی تن ہوسی کھیہہ

ضعیفی آگئی تن کا لبادہ چاک ہونا ہے
اگر سو سال بھی جی لو تو اک دن خاک ہونا ہے

۴۲ فریدا بار پرائے بیٹھنا سائیں مجھے نہ دیہہ
جے توا لوے رکھسی جیو سریر تھہ لیہہ

خدا محفوظ رکھے پڑ نہ جائے دربدر جانا
وہ دن آنے سے پہلے اے فرید اچھا ہے مرجانا

۴۳ کندھ کہاڑا سر گھڑا وَن کے سر لوہار
فریدا ہوں لوڑی سہہ آپنا تو لوڑیہہ انگیار

کلہاڑی دوش پر گاگر لیے سر پر لکڑ ہارا
میں طالب اپنے مولیٰ کا اسے مطلوب انگارا

۴۴ فریدا اِکناں آٹا اَگلا اِکناں ناہیں لوَن
اگے گئے سنجہالسن چوٹاں کھاسی کون

حساب ان کے لیے مشکل جنھیں حاصل فراوانی
نمک سے بھی ہیں جو محروم ان کو کیا پریشانی

۴۵ پاس دمامے چھت سر بھیری سڈو رڈ
جائے سُتے جیران نے تھی اے اتیما گڈ

چھتر ہے اب نہ شہنائی و دف ہیں قصر سلطاں کے
غریبوں کی طرح سب ہیں مکیں گورِ غریباں کے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۴۶ فریدا کوٹھے منڈپ ماڑیاں اُسارئیندے بھی گئے
کوڑا سودا کر گئے گوریں آء پئے

کیے اونچے محل تعمیر اپنے نام کی خاطر
رہا گھاٹے کا سودا قبر میں سونا پڑا آخر

۴۷ فریدا کھنتھڑ میکھاں اگلیاں جند نہ کائی میکھ
واری آپو آپنی چلے مشائخ شیخ

دریدہ ہو تو پھر پوشاکِ ہستی سل نہیں سکتی
کسی شیخ المشائخ کو بھی مہلت مل نہیں سکتی

۴۸ فریدا دُہُو دیوے بلندیا مَلک بہٹھا آء
گڑھ لیتا گھٹ لُٹیا دیوڑے گیا بجھاء

فرشتہ موت کا جب روح پر قبضہ جماتا ہے
بدن کے قصر میں روشن چراغوں کو بجھاتا ہے

۴۹ فریدا دیکھ کپاہے جے تھیا جے سِر تھیا تِلاہ
کمادے ار کاگدے کُنّے کوئلیا
مندے عمل کریندیا ایہہ سجاء تنہا

ہوں تل گھانی میں ہنڈیا آگ پر یا روئی دھنکی پر
بداعمالو بس ایسا حشر ہوتا ہے سرِ محشر

۵۰ فریدا کنّہ مصلّیٰ، صُوف گل، دِل کاتی گُڑ وات
باہر دسے چاننا دِل اندھیاری رات

مصلیٰ زیبِ دوش و خوش لباس و خوش کلام ایسے
ہے ظاہر چاندنی جیسا مگر دل تیرہ شب جیسے

۵۱ فریدا رتی رت نہ نکلے جے تن چیرے کوء
جو تن رتّے رب سیئو تن تن رت نہ ہوء

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

کبھی دل کشتۂ تیغِ محبت کا اگر چیرا
بجائے خوں رگوں میں جوش دیکھا عشقِ مولا کا

۵۲ اِہ تن سبھو رَت ہے رَت بن تن نہ ہوءِ
جو سہہ رتے آپنے تِت تن لوبھ رَت نہ ہوءِ
بھَے پیئی اے تن کھین ہوءِ لوبھ رَت وِچوں جاءِ
جیؤ بیَنتر دھات سُدھ ہوءِ
تیؤ ہر کا بھو دُرمت میل گوائے
نانک تے جن سوہنے جے رتے ہر رنگ لائے

محبت گر جلالِ حسن کے سانچے میں ڈھل جائے
بدن میں خوں رہے خوں سے ہوس لیکن نکل جائے

خدا کے خوف سے دل کی کدورت صاف ہوتی ہے
بس ایسے جیسے آتش دھات کا ہر کھوٹ دھوتی ہے

۵۳ فریدا سوئی سَرَوَر ڈھونڈ لیہہ جتھوں لبھی وتھ
چھپڑ ڈھونڈھے کیا ہووَے چِکڑ ڈُبے ہتھ

اگر در کار ہیں موتی تو غوطہ زن ہو دریا میں
لگے گا ہاتھ کیچڑ ہی جو بیٹھو گے تلیا میں

۵۴ فریدا ندھی کنت نہ راویؤ وڈی تھی مُوئی آس
دھن کوکینِدی گور میں تیں شہہ نہ ملیاس

گنوادی عمر ساری اور اب ارمانِ وصلت ہے
جوانی ہو گئی در گور اب حسرت ہی حسرت ہے

۵۵ فریدا سر پلیا داڑھی پلی مُچھاں بھی پلیاں
رے من گہلے باؤلے ماہنیہ کیا رلیاں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سپیدی ریش و سر کی ہے سپید صبح ہجرت کا
یہ دل پھر بھی اسیرِ زلف ہے لیلائے عشرت کا

۵۶ فریدا کوٹھے ڈھکن کیتڑا، پر نیسڈڑی ہوار
جو دِہ لدھے گا نوے گئے وِلاڑ وِلاڑ

یہ بام و در کے پیچھے دوڑنا بھی کیسی غفلت ہے
گذاری عمر گر یونہی تو پھر حسرت ہی حسرت ہے

۵۷ فریدا کوٹھے منڈپ ماڑیاں ایت نہ لائی چیت
مٹی پئی اتولویں کوء نہ ہوسی مِت

نہ کوٹھے کام آئیں گے نہ منڈپ کام آئیں گے
دبا کر خاک میں مونس تمہیں سب بھول جائیںگے

۵۸ فریدا منڈپ مال نہ لائی مرگ ستانی چیت دھر
سائیں جار سنمال جتھے ہی تو ونجنا

متاع و مال کا سودا ہے سر میں موت ہے سر پر
کرو فکر اس جگہ کی جس جگہ جانا ہے جاں دے کر

۵۹ فریدا جنھیں کمیں ناہِ گُن تے کمڑے وِسار
مت شرمندہ تھیو ہیں سائیں دے دربار

فریدا اعمالِ صالح سے اگر روشن جبیں ہوتی
خدا کے سامنے شرمندگی اتنی نہیں ہوتی

۶۰ فریدا صاحب دی کر چاکری دِل دی لاہ بھرانڈ
درویساں نوں لوڑیئے رُکھاں دی جیرانڈ

جو شیوہ بندگی ٹھہرا تو پھر کیسی بد اندیشی
درختوں کی طرح ہے وسعتِ دامان درویشی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۶۱ فریدا کالے مینڈے کپڑے کالا مینڈا ویس
گنہی بھریا میں پھراں لوک کہے درویش

سیہ پوشی ہے تدبیر عبث عصیاں چھپانے کی
مگر درویش ٹھیرے ہم نگاہوں میں زمانے کی

۶۲ تتی توءِ نہ پلوے جے جل ٹبی دےءِ
فریدا جو ڈوہاگن رب دی جھورینیدی جھورےءِ

گلی فصلوں کو پانی بھی اگر دیجے تو کیا حاصل
اگر وہ پھیرلے نظریں تو پھر توبہ بھی لاحاصل

۶۳ جاں کواری تاں چاؤ ویواہی تاں ماملے
فریدا ایہو پچھوتاؤ وت کواری نہ تھی اے

یہ دنیا روح کو رنگین جالوں میں پھنسائے گی
پشیمانی نئی دوشیزگی واپس نہ لائے گی

۶۴ کلر کیری چھپڑی آءِ اُلتھے ہنجھ
چنجو بوڑن نہ پیو یہہ اُڈن سندی ڈنجھ

خوشا وہ ہنس جو دلدل پہ اترے دیکھ کر پانی
ڈبو کر چونچ لیکن ہٹ گئے پرواز کی ٹھانی

۶۵ ہنس اُڈر کودھرے پیا لوک وڈارن جاءِ
گھلا لوک نہ جاندا ہنس نہ کودھرا کھاءِ

اگر کھیتوں میں جا اتریں تو لوگ ان کو اڑاتے ہیں
یہ ناداں ہنس کی خوراک کیا ہے بھول جاتے ہیں

۶۶ چل چل گییاں پنکھیاں جنی وسائے تل
فریدا سر بھریا بھی چلسی تھکے کول اکل

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

پرندے اڑ گئے جھیلوں کے تالابوں کے تل سوکھے

جو ان میں بچ رہے تھے رفتہ رفتہ وہ کنول سوکھے

۶۷ فریدا اِٹ سرہانے بھوئیں سَون کیڑا الڑیو ماس
کیتڑیاں جگ داپرے اِکت پئیاں پاس

سرہانے اینٹ ہوگی جسم کیڑوں کی غذا ہوگا

کئی جگ ریت پر یوں ایک پہلو لیٹنا ہوگا

۶۸ فریدا بھنّی گھڑی سوونّوی ٹُٹی ناگر لجّ
عزرائیل فریستا کے گھر ناٹھی اج

نفس کی ڈور ٹوٹی عمر کا ظرفِ حسیں ٹوٹا

یہی موقع ہے عزرائیل کے مہمان ہونے کا

۶۹ فریدا بھنّی گھڑی سوونوی ٹُٹی ناگر لج
جو سجن بھوءِ بھار تھے سے کیوں آوہہ اَج

نفس کی ڈور ٹوٹی عمر کا ظرفِ حسیں ٹوٹا

جو تھے بارِ زمیں ان کو زمیں کے بوجھ نے لوٹا

۷۰ فریدا بے نِوا جا کُتیا ایہہ نہ بھلی ریت
کبھی چل نہ آئیا پنجے وکھت مسیت

وہ نافرمان کتوں سے بھی بدتر کیوں نہ کہلائیں

نمازِ پنج وقتہ کو جو مسجد میں نہیں آئیں

۷۱ اُٹھ فریدا اُجُو ساج صبح نماز گُجار
جو سر سائیں نہ نِوے سو سر کپ اُتار

فریدا اٹھو وضو کر لو نمازِ صبح مت کھونا

حضورِ حق نہ ہو سر خم تو واجب ہے قلم ہونا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۷۲ جو سِر سائیں نہ نِوے سو سِر کیجے کاء
کُنّے ہیٹھ جلائی اے بالن سندے تھاء

حضورِ حق جو سر جھکتا نہ ہو اس سر کو کیا کیجے
یہ اچھا ہے کہ ایندھن کی جگہ اس کو جلا دیجے

۷۳ فریدا کِتھے تینڈھے ماپیاں جنی توں جنیوہ
تے پاسوں اڈلد گئے تو اجے نہ پتینیوہ

نہ ماں کی مامتا باقی نہ سایہ باپ کا باقی
فرید اب تو سنبھل رہنا ہے بس نامِ خدا باقی

۷۴ فریدا من میدان کر ٹوئے ٹِبے لاہِ
اگے مول نہ آوسی دوجک سندی بھاہِ

صفائے قلب سے طے جادۂ حق الیقیں ہوگا
تو پھر دوزخ کی آتش کا کوئی کھٹکا نہیں ہوگا

۷۵ فریدا خالق خلق میہہ خلق وسے رب ماہہ
مندا کِس نوں آکھی اے جاں تِس بِن کوئی ناہہ

وہ خالق ہے تو کیوں مخلوق کو اس سے جدا کہیے
اسی کے سارے جلوے ہیں تو پھر کس کو برا کہیے

۷۶ فریدا جے دِہ نالا کپیا جے گل کپہہ چکھ
پوَن نہ اِتی مامِلے سہاں نہ اِتی دُکھ

کٹی ہوتی نال جس دم کاش شہ رگ ساتھ کٹ جاتی
نہ جھگڑوں میں الجھتی جاں نہ اتنے دکھ اٹھا پاتی

۷۷ چُبّن چلن رتن سے سُنیر بہہ گئے
ہیڑے مُتی دھاہ سے جانی چل گئے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

دماغ وگوش وچشم وابرو و دنداں کہاں ہونگے
اجل سے منقطع جب رشتہ ہائے جسم وجاں ہوں گے

۷۸ فریدا بُرے دا بھلا کر غصہ من نہ ہنڈھاء
دیہی روگ نہ لگئی پلّے سمجھ کچھ پاء

بروں سے خوش سلوکی طیش سے پرہیز اچھا ہے
نہیں آزادِ جاں کچھ بھی جو پلو میں یہ توشا ہے

۷۹ فریدا پنکھ پراہنی دُنی سہاوا باغ
نوبت وجی صبح سیوں چلن کا کرساج

بس اک شب مرغِ جاں کو باغِ دنیا میں ٹھہرنا ہے
کہ نوبت صبح کی بجنے سے پہلے کوچ کرنا ہے

۸۰ فریدا رات کتھوری وندّیئے سُتیا ملے نہ بھاؤ
جنھاں نین نیندراوے تِناں مِلن گواؤ

مہک دیتی ہے کشتِ زعفراں اور لوگ سوتے ہیں
وہی واصل بہ رحمت ہیں جو شب بیدار ہوتے ہیں

۸۱ فریدا میں جانیاں دُکھ مجھ کو دُکھ سبائیا جگ
اُوچے چڑھ کے دیکھیا تاں گھر گھر ایہا اگ

فرید ایسا نہ سوچو غم تمہارا ہی مقدر ہے
ذرا اونچائی سے دیکھو لگی یہ آگ گھر گھر ہے

۸۲ فریدا بھوم رنگاولی منجھ وِسُولا باغ
جو جن پیر نوا جیا تنہاں اپنچ نہ لاگ

بہ باغِ دہر سب پھل پھول زہریلے ہی مل پائے
مگر جس کو نوازے باغباں اس پر نہ آنچ آئے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اذیت روز کی ہے نفس سے ہم خستہ جانوں کو
یہ کتے کی طرح بھونکے تو کیجے بند کانوں کو

۸۹ فریدا رب کھجوری پکیاں ماکھئہ نئی وہن
جو جو ونجے ڈیہڑا سو عمر ہتھ پوَن

فرید اس دہر میں شیر و شہد سے دل لگاتا ہے
گذرتا ہے جو دن وہ عمر کو تیری گھٹاتا ہے

۹۰ فریدا تن سکا پنجر تھی آ، تلیاں کھونڈیہہ کاگ
اجے سو رب نہ باہڑیو دیکھ بندے کے بھاگ

گدھوں نے بوٹیاں نوچیں ہوا تن سوکھ کر کانٹا
مگر اے وائے قسمت وصلِ جاناں اب بھی ہے عنقا

۹۱ کاگا کرنگ ڈھنڈولیا سگلا کھائیا ماس
اِے دوُ نین مت چھوہیو پر دیکھن کی آس

بدن کا گوشت کوّے نوچ کھائیں آنکھ رہنے دیں
کہ اس میں حسرتِ دیدار کا دریا ہے بہنے دیں

۹۲ کاگا چونڈ نہ پنجرا بسے تاں اُڈر جاہو
جت پنجرے میرا سہہ وسے ماس نہ تدوُ کھاہو

نہ چھیڑ اے زاغ اڑ جا نوچ مت اس تن کے پنجر کو
تو اس کا گوشت کھا کر ڈھا رہا ہے یار کے گھر کو

۹۳ فریدا گور نمانی سڈ کرے نگھریا گھر آؤ
سر پر میتھے آونا مرنہہ نہ ڈریا ہو

چلے آؤ یہ آتی ہے صدا گورِ غریباں سے
ڈرو کیوں گھر سے آؤ گے یہیں جاؤ گے جب جاں سے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۸۳ فریدا عمر سہاوڑی سنگ سوونٹری دیہہ
وِرلے کیئی پائی اَن جنہاں پیارے نہیۂ

نشّے حسن و شباب و عیش کے سب کو لبھاتے ہیں
مگر کم ہیں جو ایسے میں بھی اس سے لو لگاتے ہیں

۸۴ کندھی دہن نہ ڈھاہ تو بھی لیکھا دیونال
جِدھر رب رجاءِ وہن تداؤ گوں کرے

حساب اس کو بھی دینا ہے یہ غصّہ کیوں کناروں پر
کہو دریا سے بہنا ہے مشیّت کے اشاروں پر

۸۵ فریدا ڈُکھاں سیتی دِہ گیا سُولاں سیتی رات
کھڑا پکارے پاتنی بیڑا کپر وات

دکھوں کی مار دن بھر ہے تو شب کانٹے چبھوتی ہے
کھڑا چیخا کرے ملاح کشتی غرق ہوتی ہے

۸۶ لمّی لمّی ندی وہے کندھی کیرے ہیت
بیڑے نوں کپر کیا کرے جے پاتن رہے سُچیت

یہی کشتی نظر آئے ابھی دامن میں ساحل کے
جو ہو پتوار ہاتھوں میں کسی ملاحِ کامل کے

۸۷ فریدا گلّی سوسجن دیہہ ایک ڈھونڈیندی نہ لہاں
دُھکھاں جیوں مالیہہ کارن تِناں ماپری

فریدا ایسے ہیں صدہا جو بھریں دم آشنائی کا
سلگتا ہوں میں جس کے واسطے وہ ہی نہیں ملتا

۸۸ فریدا اِہ تن بھوکنا نِت دُکھی اے کون
کنّی بُجّے دے رہاں کِتی وگے پَون

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۹۴ اپنی لوئینی دیکھدیاں کیتی، چل گئی
فریدا لوکاں آپو آپنی میں آپنی پئی

ہوئی ہیں دیکھتے ہی دیکھتے گم صورتیں کتنی
فریدا اچھا ہے کر لو فکر تم اپنی یہاں جتنی

۹۵ آپ سوار یہہ مَے ملیہ مَے بلیاں سکھ ہوءِ
فریدا جے تُو میرا ہوءِ رہیہ سبھ جگ تیرا ہوءِ

نکوکاری خدا رس ہے خدا رس ہو تو پھر کیا ہے
فریدا اس کا جو ہو جائے اسی کی سب یہ دنیا ہے

۹۶ کندھی اُتے رُکھڑا کچرک بنھے دھیر
فریدا کچے بھانڈے رکھیئے کچر تائی نیر

کنارِ آبِ دریا پیڑ سے ٹھیرا نہیں جاتا
ظروفِ خام میں تا دیر پانی رک نہیں پاتا

۹۷ فریدا محل نسکھن رہ گئے واما آیا تل
گوراں سے نمانیا بہسن رُوحاں مل
آکھیں شیخا بندگی چلن اَج کہ کل

محل سب رہ گئے سونے مکیں قبروں میں سوتے ہیں
اطاعت سے جو غافل ہیں وہ اپنا وقت کھوتے ہیں
فریدا کوچ کا ساماں کرو پھر لوگ روتے ہیں

۹۸ فریدا موتے دا بنا ایویں دسے جیوں دریاوے ڈھاہا
اگے دوجک تپیا سُنیئے ہُول پوے کہاہا
اِکناں نوں سبھ سوجھی آئی اک پھردے وے پرواہا
عمل جے کیتی آدنی وِچ سے درگاہ اُگاہا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

حقیقت میں اجل دریائے ہستی کا کنارا ہے
جہاں دوزخ کے شعلے آسماں سے بات کرتے ہیں
فرید اچھے ہیں وہ ہشیار جن کو فکرِ فردا ہے
تاسف ان پہ ہے برباد جو دن رات کرتے ہیں

۹۹ فریدا دریا وَے کنّے بگلا بیٹھا کیل کرے
کیل کریندے ہنجھ نوں اچنتے باج پئے
باج پئے تِس رب دے کیلاں وسریاں
جو من چِت نہ چیتے سن سو گالیں رب کیاں

چہل کرتا ہے کوئی آب جو پر اپنے پر کھولے
فضا میں ڈھونڈتا ہے کوئی رزق اپنے مقدر کا
جھپٹتا ہے تو بس اک پل میں سر پر آ پہنچتا ہے
حیات و موت ہے اک کھیل شاہین و کبوتر کا

۱۰۰ ساڈھے ترے من دیہوری چلے پانی اَنّ
آئیو بندا دُنی وِچ وَت آسونی بنّھ
ملک الموت جو آوسی سبھ دروا جے بھنّھ
تنہاں پیاریاں بھائیاں آگے دِتا بنّھ
ویکھہو بندا چلیا چہُہ جنیاں دے کنّھ
فریدا عمل جے کیتے دُنی وِچ درگہہ آئے کمّ

بدن کے بوجھ کو ڈھوتا ہے جب تک آب و دانہ ہے
یہ انساں نت نئی امید کا ہر دم نشانہ ہے
اجل ساری فصیلیں توڑ کر جب آ دھمکتی ہے
جو اپنے ہیں انھی کی آنکھ میں میت کھٹکتی ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جسد جاتا ہے دیکھو چار انسانوں کے کاندھوں پر
عمل بس کام آئے گا حضورِ داورِ محشر

۱۰۱ فریدا ہوں بلہاری تنہہ پنکھیاں جنگل جنہاں واس
ککر چگن تھل وسن رب نہ چھوڈن پاس

غذا ہیں سنگ ریزے اور صحرا میں بسیرا ہے
میں اس طائر کے قرباں آسرا جس کو خدا کا ہے

۱۰۲ فریدا رُت پھری وَن کنبیا پت جھڑے جھڑ پاہ
چارے کنڈاں ڈھوڈیاں رہن کتھاؤں ناہہ

وہ رت بدلی لرزتے ہیں شجر پتجھڑ نے لوٹا ہے
ثبات اک وہم ہے ہر سو تغیرّ جلوہ فرما ہے

۱۰۳ فریدا پاڑ پٹولہ دھج کری کنبلڑی پہر لیؤ
جنی ویسی سہہ ملے سیئی ویس کر لیؤ

قبائے ریشمی کو پھاڑ پھینکو اوڑھ لو کملی
رضائے یار سمجھو ہے جو خواہش اس سے ملنے کی

۱۰۴ کاء پٹولہ پاڑتی کنبلڑی پہرے
نانک گھر ہی بیٹھیاں سہہ ملے
جے نیت راس کرے ۶

قبائے ریشمی بدلے نہ کملی کی ضرورت ہو
وہ گھر بیٹھے ہی مل جائے جو نیت میں صداقت ہو

۱۰۵ فریدا گرب جناں وڈ آئیاں
دھن جوبن آگاہ
خالی چلے دھنی سیؤ
ٹبّے جیؤ میہاہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

رضائے حق سے محرومی تکبر حسن و دولت کا
بھری برسات میں جیسے ہو پیا ساریت کا ٹیلا

۱۰۶ فریدا اینہاں مُکھ ڈراونے جنہاں وِساریو ناؤں
ایتھے دُکھ گھنیریاں آگے ٹھور نہ ٹھاؤں

خدا کو بھولنے والوں کے چہرے مسخ ہوتے ہیں
وہ دنیا میں بھی رسوا ہیں وہ عقبیٰ میں بھی روتے ہیں

۱۰۷ فریدا پچھل رات نہ جاگیہو جیوندڑو موئیہوں
جے تیں رب وِساریا تاں رب نہ وِسریئہو

وہ مردہ ہیں جو پچھلی رات سونے میں گنواتے ہیں
وہ ہم کو یاد رکھتا ہے ہم اس کو بھول جاتے ہیں

۱۰۸ فریدا کنت رنگاولا وڈّا وے محتاج
اللہ سیتی رتیاں ایہہ سچاوا ساج

کسی کا بھی نہیں محتاج وہ بس اس کو اپنا لو
اسی کے رنگ میں خود کو رنگو اور مرتبے پالو

۱۰۹ فریدا دُکھ سُکھ اِک کر دِل تے لاہ وِکار
اللہ بھاوے سو بھلا تاں لبھی دربار

تمیزِ شادی و غم وہم ہے یہ ماننا ہوگا
جو راضی برضا ہوگا وہی اس تک رسا ہوگا

۱۱۰ فریدا دُنی وجائی وَجدی تو بھی وجو ہ نال
سوئی جیئو نہ وَجدا جِس اللہ کردا سار

ہوس کے ہاتھ میں باجے کی صورت لوگ بجتے ہیں
خدا جن کا نگہباں ہو وہی کچھ لوگ سجتے ہیں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۱۱ فریدا دِل رتا اِس دُنی سیؤ
دُنی نہ کِتے کَم
مِثل فقیراں گا کھڑی
سو پائیے پُور کرم

رہا لہو و لعب سے کام لیکن کچھ نہ کام آیا
زہے شانِ کرم منصب فقیری کا جو مل پایا

۱۱۲ پہلے پہرے پُھلڑا پھل بھی پچھا رات
جو جاگن لہن سے سائیں کنوں دات

کھلے پہلے پہر گل اور پھل پچھلے پہر آیا
کہ شب بیدار بندوں پر ہے اسکے فضل کا سایا

۱۱۳ داتی صاحب سندیاں
کیا چلے تِس نال
اِک جاگندے نہ لہن
اِکناں سُتیاں دے اُٹھال

جسے چاہے نوازے وہ جگا کر خوابِ غفلت سے
وگرنہ جاگنے والے بھی ہیں محروم رحمت سے

۱۱۴ ڈھونڈھیدی اے سُہاگ کُو تو تَن کائی کور
جنہاں ناؤں سُہاگنی تنا جھاک نہ ہور

وجودِ غیر کے ہر نقش کو دل سے مٹا دینا
سہاگن کو پیا سے کام ہے اوروں سے کیا لینا

۱۱۵ صبر منجھ کمان اے صبر کا نیہنو
صبر سندا بان خالق خطا نہ کری

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کماں میں صبر کی جو صبر کا چلہ چڑھاتا ہے
وہی بس صبر کے پیکاں نشانے پر لگاتا ہے

۱۱۶ صبر اندر صابری تن ایوے جالین
ہون نجیک خداء دے بھیت نہ کسے دین

جو صابر ہیں وہ سختی صبر کی راہوں میں جھیلیں گے
خدا کا قرب حاصل ہے جنھیں وہ بھید کیوں دیں گے

۱۱۷ صبر ایہہ سو آجے تو بندا دِڑھ کریہہ
ودّھ تھیویہہ دریاؤ ٹٹ نہ تھیویہہ واہڑا

متاعِ صبر سے پاتا ہے دل وسعت سمندر کی
وگرنہ گھٹ کے رہ جاتا ہے نالے کی طرح یہ بھی

۱۱۸ فریدا دردیسی گا کھڑی جو پڑی پریت
اِکن کِنے چالی اے دردیسا دی ریت

پرے ہے ہر نمائش سے محبت ان فقیروں کی
بھلا کتنے ہیں جو طے کر سکیں گے راہِ درویشی

۱۱۹ تن تپے تنور جیو بالن ہڈ بلّن
پیری تھکاں سر جُلاں جے مُوں پری مِلن

بدن تنور ہے اور ہڈیاں ایندھن ہیں فرقت میں
تھکے ہیں پیر سر کے بل رواں ہوں تیری چاہت میں

۱۲۰ تن نہ تپائے تنور جیوں
بالن ہڈ نہ بال
سر پیری کیا پھیڑیا
اندر پری نہال

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جلیں کیوں ہڈیاں جھلسے بدن کیوں شوقِ منزل میں
سروپا سے ہے کیا مطلب کہ وہ موجود ہے دل میں

۱۲۱ ہوں ڈھونیڈیندی سجنا
سجن مینڈے نال
نانک الکھ نہ لکھیئے
گرُ مکھ دئے دِکھال

تلاشِ یار میں صحرا بہ صحرا پھر رہا ہوں میں
مگر وہ مجھ میں ہے موجود جس کو ڈھونڈتا ہوں میں

۱۲۲ ہنسا دیکھ ترندیاں بگاں بھی آئیا چاؤ
ڈُب مُئے بگ بپڑے سِر تل اُپر پاؤ

جسے ہنسوں کی صورت تیرنے کا شوق چرّائے
وہ بگلا چال بھولے کیوں نہ ڈوبے جان سے جائے

۱۲۳ میں جانیاں وڈ ہنس ہے تاں میں کیتا سنگ
جے جاناں بگ بپڑا جنم نہ بھیڑی انگ

رفیق اپنا بنا بیٹھے سمجھ کر ہنس بگلے کو
سمجھتے تو پھٹکنے بھی نہ دیتے پاس ایسے کو

۱۲۴ کیا ہنس کیا بگلا جا کو نظر دھرے
جے تِس بھاوے نانکا کاگوں ہنس کرے

بھلا کیا ہنس کیا بگلا کسے ممتاز ٹھہرائیں
اگر منظور ہو اس کو تو کوّے ہنس بن جائیں

۱۲۵ سرور پنکھی ہیکڑو پھاہی وال پچاس
اِہ تن لہری گڈ تھیا سچے تیری آس

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

بہ دریا روح کا طائر بہ ساحل جال کتنے ہی
ہے موجوں میں گھرا تن آسرے پر ایک تیرے ہی

۱۲۶ کوَن سوا کھر کوَن گن کوَن سو منیا منت
کوَن سو ولیسو ہوں کری جت وَس آوے کنت

کوئی تو ورد کوئی سحر کوئی وصف کامل ہو
میں بدلوں کون سا چولا کہ جس پر یار مائل ہو

۱۲۷ نوِن سوا کھر کھوَن گن جہیا منیا منت
اے ترِےَ بھینے ولیس کرتا وس آوی کنت

زباں میں سحر و ورد عجز و وصف ضبط حاصل ہو
جو یوں چولا کوئی بدلے تو بیشک یار مائل ہو

۱۲۸ مت ہوندی ہوَ ایاناں تان ہوندے ہوۓ نتانا
ان ہوندے آپ ونڈائے کوئی ایسا بھگت سدائے

جو قابل ہو کے بھی سمجھیں نہ اپنے آپ کو قابل
لٹا دیں سب جو اوروں پر وہی ہیں فقر میں کامل

۱۲۹ اِک پھکا نہ گالاءِ سبھناں میں سچا دھنی
ہیاؤ نہ کیہی ٹھاہِ مانک سبھ امولویں

خدا سب کا ہے اس کو شاق کڑوا بول ہوتا ہے
کسی کا دل نہیں توڑو کہ دل انمول ہوتا ہے

۱۳۰ سبھناں من مانِک ٹھاہن مُول مچانگواں
جے توَں پریا دی سِک ہیاؤ نہ ٹھاہے کہیں دا

سبھی کے دل نگینے ہیں جو قیمت جاننا چاہو
کسی کا دل نہیں توڑو اگر قربِ خدا چاہو

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

راجستھان اردو اکادمی کی مطبوعات ایک نظر میں

سنہ ۱۹۸۰ء

۱۔ انتخاب کلامِ شفیق۔ مصنف شفیق جھالاواڑی
قیمت ۱۲ روپے، صفحات ۱۲۸

سنہ ۱۹۸۷ء

۲۔ پہلی آواز۔ حصہ اول و دوم (مشترک)
مرتب: ممتاز شکیب و ڈاکٹر ابوالفیض عثمانی
قیمت ۱۰ روپے۔ صفحات ۱۲۸

۳۔ تخلیقات۔ مرتب: ڈاکٹر ابوالفیض عثمانی
قیمت ۱۵ روپے۔ صفحات ۱۴۴

۴۔ موجودہ و نمائندہ شعرائے اجمیر
مرتب: فضل المتین۔ قیمت ۲۰ روپے صفحات ۱۵۲

۵۔ سمن زارِ سخن۔ مرتب: راہی شہابی
قیمت ۱۰ روپے، صفحات ۱۲۸

سنہ ۱۹۸۹ء

۶۔ انتخاب کلام قابل اجمیری
مرتب: فضل المتین۔ قیمت ۱۰ روپے صفحات ۸۸

۷۔ مٹی کی خوشبو مرتب ممتاز شکیب
قیمت ۲۰ روپے، صفحات ۱۳۱

۸۔ شعروشعور۔ مرتب: صابر ٹونکی
قیمت ۲۵ روپے۔ صفحات ۱۵۹

۹۔ تاریخ جنگ آزادی (منظوم)
مصنف: قمر واحدی۔ قیمت ۳۰ روپے صفحات ۲۴۴

۱۰۔ صدائے کالبد۔ مصنف: نوشتر مکرانوی
قیمت ۲۰ روپے، صفحات ۱۲۸

سنہ ۱۹۹۰ء

۱۱۔ آئینہ۔ مصنف: موہن لال کول
قیمت ۲۰ روپے، صفحات ۱۱۲

۱۲۔ خوابوں کی دھنک
مصنف: نسیم اجمیری۔ قیمت ۲۰ روپے صفحات ۱۱۲

سنہ ۱۹۹۱ء

۱۳۔ اعجازِ سخن۔ مصنف: اعجاز اجمیری
قیمت ۲۵ روپے، صفحات ۱۲۰

۱۴۔ تذکرہ شعرائے جودھپور
مصنف: شین۔ کاف نظام۔
قیمت ۴۰ روپے۔ صفحات ۱۸۴

۱۵۔ راجستھان میں طنز و مزاح
مصنف: پریم شنکر سری واستو
قیمت ۲۵ روپے۔ صفحات ۱۱۲

۱۶۔ گلہائے خنداں
مصنف: عبدالقادر خنداں
قیمت ۲۵ روپے صفحات ۱۱۲

سنہ ۱۹۹۲ء

۱۷۔ دیوانِ اخگر۔ مرتب: خداداد خاں مونس
قیمت ۴۵ روپے صفحات ۲۲۳

۱۸۔ کلام جوہر۔ مرتب: خداداد خاں مونس
قیمت ۳۰ روپے۔ صفحات ۱۴۴

۱۹۔ راجستھان میں اردو زبان و ادب ۱۸۵۷ء تک
مرتب: ڈاکٹر ابوالفیض عثمانی۔ قیمت ۴۵ روپے صفحات ۲۰۶

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۰۔ بازگشتِ اقبال۔ مصنف:
غوث شریف عارف و پی۔ کے سریواستو مجاز
قیمت ۲۰ روپے صفحات ۱۰۲

۲۱۔ صفیہ ناول۔ مصنف: حبیب کیفی
قیمت ۲۵ روپے صفحات ۱۹۱

سلسلہ ۱۹۹۳ء

۲۲۔ انتخاب قطعات و رباعیات
مرتب: غوث شریف عارف
قیمت ۷۷ روپے۔ صفحات ۳۰۵

۲۳۔ انتخاب نظم۔ مرتب: روشن اختر کاظمی
قیمت ۶۰ روپے۔ صفحات ۲۴۰

۲۴۔ دوہے راجستھان کے
مرتب: ڈاکٹر شاہد میر
قیمت ۳۵ روپے صفحات ۱۲۱

۲۵۔ نغمات آزادی۔
مصنف: ڈاکٹر فیروز احمد
قیمت ۸۰ روپے صفحات ۲۲۶

مونوگراف

سلسلہ ۱۹۹۱ء

۲۶۔ شمیم جے پوری مرتب: خداداد مونس
قیمت ۴ روپے صفحات ۱۶

۲۷۔ لکشمی نارائن فارغ
مرتب: خداداد مونس
قیمت ۴ روپے، صفحات ۱۶

۲۸۔ مخمور سعیدی۔ مرتب: خداداد مونس
قیمت ۴ روپے صفحات ۱۶

سلسلہ ۱۹۹۲ء

۲۹۔ عزیز بیکانیری۔ مرتب: عبدالمغنی رہبر
قیمت ۴ روپے صفحات ۱۶

سلسلہ ۱۹۹۳ء

۳۰۔ سالک عزیزی مرتب: ڈاکٹر رفعت اختر
قیمت ۴ روپے صفحات ۱۶

۳۱۔ بسمل ٹونکی مرتب: عارفہ سلطانہ
قیمت ۴ روپے صفحات ۱۶

۳۲۔ رمزی اٹاوی
مرتب: پریم شنکر سریواستو۔ قیمت ۴ روپے صفحات ۱۶

۳۳۔ عبدالغفور رشید اکوتری۔ مرتب: غوث شریف عارف۔ قیمت ۸ روپے صفحات ۳۲

۳۴۔ مرزا مائل دہلوی مرتب: پی۔ کے سریواستو مجاز
قیمت ۸ روپے صفحات ۳۲

۳۵۔ عبدالرشید احمر۔ مرتب: غوث شریف عارف
قیمت ۸ روپے صفحات ۳۲

۳۶۔ منشی چاند بہاری لال صبا
مرتب: پی۔ کے سریواستو مجاز قیمت ۸ روپے صفحات ۳۲

۳۷۔ محمد ایوب خاں فضا۔ مرتب: ڈاکٹر ابوالفیض عثمانی۔ قیمت ۸ روپے صفحات ۳۲

۳۸۔ مولانا احترام الدین شاغل
مرتب: خداداد مونس۔ قیمت ۸ روپے صفحات ۳۲

۳۹۔ مولانا عبدالحئی فائز۔ مرتب: ابن حسن بزمی ٹونکی
قیمت ۸ روپے صفحات ۳۲

راجستھان اردو اکادمی
جے۔ ۳۔ سبھاش مارگ، سی اسکیم جے پور۔ فون نمبر: ۳۸۱۳۹

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri